رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ "
سہ ماہی ۶ "
ماہوار ۲½ "
قیمت فی پرچہ
۱ر ۰

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کراچی میں معرکۃ الآراء تقریر

کراچی ۱۵ مارچ۔ الفضل کے نامہ نگار نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اتوار کی شام کو خالق دینا ہال میں معرکۃ الآراء تقریر فرمائی جو دو گھنٹے تک جاری رہی۔ تقریر میں ہر طبقہ کے لوگ شامل ہوئے جو نہایت انہماک اور دلچسپی سے سنتے رہے۔ جلسہ کی صدارت سندھ کے چیف جسٹس حاتم بھائی طیب جی نے فرمائی۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

جلد ۲ | ۱۶ امان ۱۳۲۷ ہش | ۴ جمادی الاول ۱۳۶۷ھ | ۱۶ مارچ ۱۹۴۸ء | نمبر ۵۷

مغربی پنجاب کے نئے سال کے بجٹ میں سات کروڑ کا خسارہ

مغربی پنجاب اسمبلی کا بجٹ سیشن

لاہور ۱۵ مارچ۔ آج ٹھیک بارہ بجے مغربی پنجاب کی لیجسلیٹو اسمبلی کا بجٹ سیشن شروع ہوا۔ جس میں مغربی پنجاب کے ارکان کے علاوہ پاکستان کے گورنر جنرل کے نئے آرڈیننس کے ماتحت مشرقی پنجاب کے ارکان اسمبلی نے بھی شرکت کی۔ اجلاس کا افتتاح تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جو مولوی احمد جان صاحب ایم۔ ایل۔ اے نے کی۔ تلاوت سے پہلے حاضر ارکان اسمبلی کی تعداد ۵۸ تھی۔ گیلری میں مسلم زائرین کے علاوہ مشرقی پنجاب کے ایک پریس رپورٹر بھی موجود تھے۔ تلاوت کے بعد نئے ارکان اسمبلی نے حلف وفاداری اٹھایا۔ اس کا افتتاح سردار شوکت حیات خان نے کیا۔ ٹھیک بارہ بجکر ۵ منٹ پر وزیر خزانہ آنریبل میاں محمد ممتاز خان دولتانہ نے بجٹ کی تقریر شروع کی۔ (اندر ملاحظہ ہو) (نامہ نگار خصوصی)

مغربی پنجاب کا بجٹ ایک نظر میں

تخمینہ جات بابت ۴۹-۱۹۴۸ء

آمدن	۱۲ کروڑ ۹ لاکھ
اخراجات	۱۸ کروڑ ۲ ۸ لاکھ
خسارہ	۶ کروڑ ۳ ۷ لاکھ

سال رواں ۴۸-۱۹۴۷ء کے نظر ثانی شدہ تخمینہ جات

آمدنی	۸ کروڑ ۶ لاکھ
خرچ	۱۳ کروڑ ۹۲ لاکھ
خسارہ	۵ کروڑ ۸۶ لاکھ

سرحد اسمبلی کا اجلاس میزانیہ۔ گاندھی جی کی موت پر اظہار تاسف کی قرارداد

پشاور ۱۵ مارچ:۔ آج سرحد اسمبلی کا اجلاس میزانیہ قرآن کریم کی تلاوت سے شروع ہوا۔ جس کے بعد ممبران نے پاکستان کے رائج الوقت آئین سے وفاداری کا حلف اٹھایا۔ ایوان کے کل پچاس ممبروں میں سے ۳۲ ممبر موجود تھے۔ ان میں سے ۲۰ سرکاری بنچوں پر متمکن تھے۔ اور بارہ حزب المخالف کی نشستوں پر قابض تھے۔ امروزہ اجلاس میں گاندھی جی کی ناگہانی موت پر اظہار افسوس کرنے کے لئے ۵ منٹ کا سکوت اختیار کیا گیا۔ اور وزیر اعظم خان عبد القیوم خان نے تعزیت کی قرارداد پیش کی۔ جسے ایوان نے انتہائی رنج و الم کے عالم میں بالاتفاق منظور کیا۔ خان عبد القیوم خان نے کہا یہ کس قدر افسوس کی بات ہے۔ کہ جو شخص عمر بھر عدم تشدد کا حامی رہا۔ وہ سے نہائیت بے رحمی سے تشدد کی بھینٹ چڑھا دیا گیا۔

اس کے بعد مزید ۵ منٹ کے لئے سکوت اختیار کیا گیا۔ تاکہ سوفوت شدہ (باقی صفحہ ۲)

نوشہرہ کے محاذ پر گھمسان کی لڑائی بیشمار اسلحہ اور گولہ بارود آزاد فوج کے قبضہ میں

تراڑکھل ۱۵ مارچ:۔ حکومت آزاد کشمیر کی وزارت دفاع کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ دشمن نے ہوائی سرگرمیاں تیز کردی ہیں۔ نیز گولہ باری بھی بدستور جاری ہے۔ بھمبر میں ایک شہری معمولی طور پر مجروح ہوا۔ دشمن کے ہوائی جہاز پونچھ کے غیر مسلم شہریوں کو نکالتے رہے۔

نوشہرہ کے علاقے میں دشمن کی فوجوں سے مقابلہ ہوا۔ جو تین گھنٹے تک جاری رہا۔ بیشمار اسلحہ اور گولہ بارود آزاد فوجوں کے ہاتھ لگا۔ موسم کھل گیا ہے۔ لیکن ندی نالے چڑھے ہوئے ہیں:۔ (ا۔پ)

یہود کے خلاف عرب لیگ کا فیصلہ

بیت المقدس ۱۵ مارچ:۔ عرب لیگ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ یہود کی بڑھتی ہوئی دہشت پسند کارروائیوں کو روکنے کے لئے سخت اقدام کیا جائے:۔

نواب بھوپال ریاست کو کسی صوبائی نظام حکومت میں مدغم کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں

بمبئی ۱۵ مارچ:۔ نواب صاحب بھوپال نے آج ایک اعلان کے ذریعے واضح کر دیا ہے۔ کہ نہ وہ اپنی ریاست کو کسی صوبائی نظام حکومت میں مدغم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور نہ وہ کسی دوسری ریاست کے ساتھ الحاق کو برداشت کریں گے۔ وہ ریاست کی موجودہ حدود۔ درجہ اور انفرادیت کو بہرحال برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ آپ نے اس اعلان کے ساتھ دو مزید اہم اعلانات بھی فرمائے ہیں۔ ان میں سے ایک ریاست میں ذمہ دار حکومت قائم کرنے کے متعلق ہے اور دوسرا دیہات سدھار کے لئے گراں مایہ رقم کی منظوری سے تعلق رکھتا ہے۔

ریاستوں کے ادغام پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ یہ ریاست آئندہ بھی اتحاد و انصاف اور عوام کی خدمت کے سلسلے میں اپنی روایات کو برقرار رکھے گی۔ اور اپنی سالمیت اور موجودہ پوزیشن میں کبھی فرق نہیں آنے دے گی آپ نے باشندگان بھوپال میں کامل اعتماد کا اظہار کیا۔ کہ وہ اس کے برخلاف افواہوں وغیرہ سے قطعاً متاثر نہ ہونگے اور اپنی وفاداری پر کمال ثبات قدمی سے قائم رہیں گے۔ (ا۔پ)

کشمیر میں شکست کھانے کے بعد ہندوستانی فوجیں خواب میں بھی کبھی حملے کا قصد نہ کرینگی

تراڑکھل ۱۵ مارچ:۔ کشمیر مسلم کانفرنس کے بانی اور صدر چوہدری غلام عباس نے آج کراچی میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کشمیر میں لڑائی کا ایک شاندار نتیجہ جو آزاد فوجوں کی فتح مندی پر دلالت کرتا ہے یہ ہے۔ کہ ہندوستانی فوجوں کے حوصلے بالکل پست ہو گئے ہیں۔ اور ان کی کمر ہمت ٹوٹ گئی ہے۔ آپ نے مزید کہا مجھے یقین ہے کشمیر میں سامان حرب سے تہی دست آزاد فوجوں کے ہاتھوں شکست کھانے کے بعد ہندوستانی فوجیں کہیں اور حملہ آور ہونے کا خواب میں بھی قصد نہ کرینگی۔

چوہدری غلام عباس نے مل مالیر میں تین گھنٹے تک قائد اعظم سے ملاقات کی۔ اور ان کے ساتھ ہی کھانا تناول فرمایا۔ شام کو آپ وزیر اعظم پاکستان سے ملے اور دیر گئے رات تک آپ سے مصروف گفتگو رہے:۔ (ا۔پ)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی
پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔

یکم اپریل ۱۹۴۹ء کو صوبے کے ذمہ کل قرضہ ۱۳ کروڑ ۴۳ لاکھ ہوگا ——— مجوزہ ٹیکسوں سے ۳ کروڑ ۴۳ لاکھ کی بازیافت ہوگی

لاہور ——— وزیر خزانہ کی تقریر ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۱۵ مارچ

آزادی صبح آغاز کے بعد

"ہماری آزادی کی صبح آغاز کے بعد سات تشویشناک اور ہنگامہ خیز مہینے گذر چکے ہیں۔ ان سات ماہ میں مخالفانہ قوتوں کے تاریک بادل گھر گھر کر آتے رہے ہیں۔ تاکہ ہمارے ملک کی ہیئت و شکل کے مطلع کو تیرہ و تار کر دیں۔ اور انہی سات ماہ میں تغیرات کے ایسے ایسے طوفان اُٹھے ہیں کہ جو کامیابی ہماری قوم کے عزم راسخ اور ہر آزمائش میں پورا اُترنے کے باعث حاصل ہوئی ہے" ——— ان الفاظ سے تقریر کو شروع کرتے ہوئے آنریبل میاں محمد ممتاز دولتانہ وزیر خزانہ نے فرمایا ——— لیکن اس تشویشناک دور میں ہم نے اپنا عزم ہمت سے بڑھ کر دکھایا ہے۔ ہم نے نہ صرف اپنے اقتصادی نظام کو برقرار رکھا ہے۔ نہ صرف ہم نے قانون و ضبط کے لازمی تقاضوں کو پورا کیا ہے۔ بلکہ اس کڑے وقت میں سارے پاکستانی باشندوں کی امداد کی ہے۔ اور خود اس ریلے کے بے پناہ زور میں آکر انہیں اس کے اثرات سے محفوظ رکھا ہے اور اس عدیم النظیر آفت کے بارگراں اور صعوبتوں کو یکہ و تنہا بلا امداد غیرے برداشت کیا ہے۔

مہاجرین کی قربانیاں

آپ نے فرمایا۔ پاکستان ہم وارثان پاکستان کی بہ نسبت اُن کے استقلال اور مجاہدانہ قربانیوں کا کہیں زیادہ مرہون منت ہے۔ اور یہ اُن کا حق ہے۔ کہ ہم اُن کے لئے اپنے ملک کے اقتصادی نظام میں ایک قابل فخر مقام مخصوص کر دیں۔ کیونکہ وہی ہیں جن کے ہاتھوں ہماری آزادی کی تعمیر ہوئی ہے۔ زمانہ آئندہ کا مورخ لکھے گا کہ اپنے مرز و بوم سے اُن کے بیہمانہ اخراج کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہمارے وطن کی سرزمین سونا اگلنے لگی۔ اور اور پاکستان کی ثقافتی اور مادی کامیابیوں کو چار چاند لگ گئے۔

مرکزی حکومت کی ذمہ داری

آپ نے فرمایا جن مہاجرین کو ہم نے گھروں میں بسایا جا چکا ہے۔ اُن کی تعداد ۱۰ لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔ اور جنہیں عارضی کیمپوں میں جگہ دی گئی ہے۔ اُن کی تعداد لاکھوں تک پہنچتی ہے۔ پہلے اندازہ کیا گیا تھا کہ مارچ ۱۹۴۹ء کے آخر تک مہاجرین پر ۳ کروڑ ۲۷ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ مجھے ابھی تک مہاجرین کے مسئلے کی نوعیت کے متعلق مرکزی حکومت اور پاکستان کے دیگر صوبوں کا واضح عندیہ معلوم نہیں ہو سکا۔ یہ ظاہر ہے کہ مہاجرین اور انہیں بسانے کی ذمہ داری تنہا مغربی پنجاب ہی پر عائد نہیں ہوتی۔ یہ چیز پاکستان کی ساری حکومتوں کے جذبہ حب وطن اور شرف انسانی کے لئے چیلنج کا حکم رکھتی ہے۔ اور اگر اس بارے میں سب سے زیادہ ذمہ داری کسی کی ہے۔ تو پاکستان کی مرکزی حکومت کی

مرکز کی امداد

آپ نے فرمایا۔ کہ ڈیڑھ سال کے لئے مرکز نے مہاجرین کے واسطے ۲½ لاکھ روپیہ کا جو خرچ برداشت کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ اس کا اس مدت کے لئے ہمارے خرچ یعنی ۷ کروڑ سے موازنہ نہیں کیا جا سکتا لیکن میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ مرکز کی طرف سے ہمیں کچھ امداد ملے یا نہ ملے۔ مہاجرین کے بار کی وجہ سے ہمیں اس وقت اور آئندہ کیسی ہی آزمائشوں

اور ان کے نتائج سے دوچار ہونا پڑے۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے یہ فرض برضا و رغبت، بخوشی اور دیکھتی آنکھوں قبول کیا ہے۔ اور ہمارا ادعا یہ ہے کہ جو لوگ آج بے پناہ گزینوں کی حیثیت میں یہاں آئے ہیں۔ ان کی گرانبہا قومی خدمات کا حقیر صلہ ضرور دیا جائے۔ اور خدا کا شکر ادا کیا جائے۔ کہ اس نے ان کی سرفروشانہ قربانیوں کے عوض ہمیں پاکستان کی نعمت بخشی۔

نئے مجوزہ ٹیکس اور آمد

ٹیکس	آمد
جنرل سیلز ٹیکس	آمد مرکز سے معاوضہ ۳ کروڑ روپیہ
زراعتی آمد پر ٹیکس	" چھیالیس لاکھ روپے
شہری جائیداد غیر منقولہ ٹیکس	" سات لاکھ روپے
فیس نقول	" دو لاکھ روپے
تمباکو کی فروخت کے لائسنس کی فیس	آمد بیس ہزار روپے
تفریحات کے ٹیکس	" چھ لاکھ روپے
بجلی کے خرچ پر ٹیکس	" بارہ لاکھ روپے
اسٹامپ میں اضافہ	" سولہ لاکھ روپے

گویا نئے ٹیکسوں سے ۱۹۴۸-۴۹ء کی آمدنی میں خسارہ چھ کروڑ ۳۷ لاکھ کی بجائے ۲ کروڑ ۹۰ لاکھ کا ہوگا یعنی نئے ٹیکسوں سے ۳ کروڑ ۴۳ لاکھ کی مزید بازیافت ہوگی۔ (نامہ نگار خصوصی)

حکومت کا تہیہ

آپ نے فرمایا۔ حکومت مغربی پنجاب تہیہ کر چکی ہے کہ مہاجرین کے متعلق اپنا فرض ادا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں ہوگا۔ خواہ یہ کام ہماری بساط سے باہر ثابت ہو۔ اور اس سے ہماری حکومت کی اپنی ہی زندگی خطرے میں پڑ جائے۔

عام کوائف

صوبے کی مالیات کے عام کوائف بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ صوبہ پنجاب کی املاک و واجبات کی تقسیم کے بارے میں مغربی اور مشرقی پنجاب کے درمیان ۳۳ امور متنازعہ فیہ تھے۔ اُن کی سماعت ہو چکی ہے ٹریبونل کے فیصلے کے بعد ہی کہا جا سکے گا کہ کفالتیں

دونوں صوبوں کے درمیان کس تناسب سے تقسیم کی جائینگی۔

سفر خرچ میں کمی

آپ نے فرمایا۔ اس کے علاوہ ہم نے تمام محکموں کے اخراجات میں انتہائی تخفیف کر دی ہے۔ جو مفصل تحقیقات کے بغیر بھی ہو سکتی تھی۔ سفر خرچ کی جو رعایات بہت زیادہ فیاضانہ سمجھی گئیں۔ انہیں منسوخ کر دیا گیا بچت کے نکتہ نگاہ سے تمام محکموں کے ہنگامی اخراجات کی رقوم کو کم کر دیا گیا ہے۔ دوسری طرف ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ ادنیٰ ملازمین کو کافی تنخواہیں نہیں مل رہیں۔ اسلئے ہم نے ان کی تنخواہوں پر نظر ثانی کر کے تقریباً کسی کو پانچ روپے ماہوار کا اضافہ دے دیا ہے۔

قرضے کی کیفیت

۱۹۴۷-۴۸ء کے نظر ثانی شدہ تخمینہ جات۔ حسابات آمدنی ۱۹۴۸-۴۹ء۔ اخراجات سرمایہ اور وسائل ذرائع کی کیفیات بالتفصیل بیان کرنے کے بعد آپ نے فرمایا۔ یکم اپریل ۱۹۴۹ء کو صوبے کے ذمہ کل ۱۳ کروڑ ۴۳ لاکھ روپے قرضہ ہوگا۔ اس میں ۹ کروڑ ۹ لاکھ روپیہ وہ قرضہ ہے۔ جو مارکیٹ سے لیا گیا ہے۔ اور ۴ کروڑ ۳۴ لاکھ وہ جو مرکزی حکومت سے لیا گیا ہے۔ ۱۹۴۷-۴۸ء میں ہم اپنے متسکات کی بنا پر کوئی سود ادا نہ کر سکے۔ کیونکہ ابھی تک مشرقی پنجاب کے ساتھ ہمارا تصفیہ ہوتا ہے۔ سال آئندہ کے بجٹ میں ہمارے قرضے کے سنکنگ فنڈ اور ڈیپری ایشن فنڈ کے لئے ۳۱ لاکھ روپیہ مخصوص کیا گیا ہے۔ اور ممکن ہے کہ اس رقم کا کچھ حصہ قرضے کے متسکات کو واپس لانے پر خرچ کیا جائے۔ بہرصورت آخر مارچ ۱۹۴۹ء تک مرکز کے قرضے میں ۱۰ لاکھ ۸۷ ہزار کی تخفیف ہونے کا امکان ہے۔ کیونکہ اگست ۱۹۴۸ء اور فروری ۱۹۴۹ء میں برابر کی مقدار میں دو ششماہی ادائیگیاں کی جائیں گی۔

محکمہ قضا اور شعبہ تنفیذ الگ الگ قائم کئے جائیں

اسمبلی میں بیگم تصدق حسین کی اہم قراردادیں

لاہور ۱۵ مارچ۔ بیگم تصدق حسین ایم۔ ایل۔ اے نے مغربی پنجاب اسمبلی کے حالیہ اجلاس میزانیہ میں ذیل کی قراردادیں پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ (۱) قطعی طور پر شراب کی ممانعت کر دی جائے۔ (۲) محکمہ قضا اور شعبہ تنفیذ الگ الگ رکھے جائیں۔ (۳) آئندہ تمام سرکاری ملازمتیں مقابلہ سے دی جائیں۔ اور مقابلہ کے امتحانات پبلک سروس کمیشن کے ماتحت ہوں۔ اس کے علاوہ یونینسٹ حکومت نے جن غیر مستحق امیدواروں پر ناجائز مہربانی کر کے اعلیٰ عہدوں پر فائز کیا تھا۔ اس کی تحقیق کر کے انہیں برطرف کیا جائے۔ آئندہ سرکاری ملازمتیں

دیتے وقت پاکستان کے باشندوں سے ترجیحی معاملہ کیا جائے۔ اور صرف انہی غیر ملکی باشندوں کو ملازم رکھا جائے۔ جو کسی خاص فن میں مہارت نامہ رکھتے ہوں لیکن اسی معیار کے جب امیدوار مل جائیں۔ تو غیر ملکیوں کی جگہ پر انہیں رکھا جائے۔ (۵) بالغوں کی تعلیم کیلئے فوری انتظامات ہونے چاہئیں۔ اور اس کے لئے ایک خاکہ تیار کیا جائے۔ (اورینٹ)

ڈھاکہ میں کمیونسٹوں کی خانہ تلاشیاں

ڈھاکہ ۱۴ مارچ۔ کلکتہ سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ پولیس نے کمیونسٹ پارٹی کے دفتر اور بعض کمیونسٹوں کی رہائش گاہوں کی تلاشی لی۔ اور دو مشہور کمیونسٹوں کو گرفتار کر لیا۔ (ا۔ پ)

سرحد اسمبلی کا اجلاس (از صفحہ اول)

ممبران اسمبلی کی موت پر اظہار افسوس کیا جائے۔ آخر میں قاضی عطاء اللہ کی طرف سے ایک تحریک التوا پیش کی گئی۔ مگر وہ حذف ہو گئی امروزہ اجلاس میں ایک غیر مسلم ممبر مسٹر کوثو رام بھی موجود تھا آئندہ اجلاس بدھ کو ہوگا۔ جبکہ وزیر مالیات میزانیہ پیش کریں گے۔ (ا۔ پ)

اُردو کانفرنس میں کشمیر کی نمائندگی

لاہور ۱۵ مارچ۔ آزاد کشمیر حکومت کی طرف سے یونیورسٹی اُردو کانفرنس میں جو عنقریب منعقد ہونے والی ہے۔ پروفیسر محمود ہاشمی نمائندگی کریں گے۔ ڈاکٹر تاثیر بھی جو صدر آزاد کشمیر حکومت سردار محمد ابراہیم کے پرائیویٹ سیکرٹری ہیں۔ کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ اور "پاکستان و اُردو" کے موضوع پر ایک مقالہ پڑھیں گے۔ (اورینٹ)

مشرقی اور مغربی بنگال ایک دوسرے کے محتاج ہیں!

ڈھاکہ کے نامہ نگار خصوصی کا بیان ہے کہ مشرقی اور مغربی بنگال اپنی ضروریات کے لحاظ سے ایک دوسرے کے* محتاج ہیں۔ مثال کے طور پر مشرقی بنگال میں کوئلہ۔ لوہا۔ اور فولاد کمیاب ہے۔ مغربی بنگال پٹ سن۔ کھال۔ چمڑہ مچھلی سبزی۔ اور زراعت کی دوسری پیداوار کیلئے مشرقی بنگال کا دست نگر ہے۔ اسکے علاوہ مشرقی بنگال کو جغرافیائی لحاظ سے** بعض ایسی سہولتیں میسر ہیں۔ جو مغربی بنگال کو حاصل نہیں مثال کے طور پر مشرقی بنگال اپنے مشرق و مغرب میں تجارتی سامان بھیج سکتا ہے۔ . . . .

. . . . تقسیم کے بعد بنگال کے دونوں حصوں کو بعض مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا چنانچہ دونوں ملکوں نے باہمی مستعدی سے آزادانہ تجارت کا معاہدہ کر لیا۔ مگر بعد میں

روزنامہ الفضل لاہور
۱۶ مارچ ۱۹۴۸ء

احساس برتری

پاکستان کے گورنر جنرل مسٹر محمد علی جناح نے جو بیان ایک سوئس اخبار نویس کو دیا ہے۔ وہ بلحاظ موقعہ اور ضرورت کے نہائت دانشمندانہ اور مصلحت اندیشانہ کہا جاسکتا ہے۔ آپ نے اس بیان میں صاف طور پر اس بات کو واضح کر دیا ہے۔ کہ ہند اور پاکستان کے تعلقات ایسے ہیں۔ کہ اقوام کے میدان کارزار میں ان دونوں ملکوں کے کندھے سے کندھا جوڑ کر کھڑا ہونے میں ہی دونوں کی بہبودی مضمر ہے۔ جہاں آپ نے اس حقیقت کو واضح کیا ہے۔ وہاں آپ نے نہائت دلیری سے اس حقیقت کے انکشاف سے بھی گریز نہیں کیا۔ کہ ہند ایک طرح کے "احساس برتری" کے مرض میں مبتلا ہے۔ آپ نے پاکستان اور ہند کے آئندہ تعلقات کے استحکام کے لئے اس برتری کو دور کرنے کی شرط ضروری سمجھی ہے۔ اس سے ہند کو کم از کم یہ سمجھنا چاہیئے کہ خواہ وہ قائد اعظم کے اس الزام کو کتنا ہی کسی مغالطہ پر مبنی سمجھے۔ مگر پاکستان میں اس امر کا احساس ضرور موجود ہے کہ ہند نے پاکستان کے متعلق جو رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ اس کو اہل پاکستان شبہ کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ دوسری باتوں کو نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ تو صرف جوناگڑھ اور کشمیر کی ریاستوں کا ہی ایک ایسا معاملہ ہے۔ کہ جس کو نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کی رائے عامہ نے بھی مشتبہ انداز سے دیکھا ہے۔ اس لئے دیوان چمن لال کا یہ کہنا کہ

> میں قائداعظم کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے۔ اس کی طرف سے پاکستان پر فوقیت رکھنے کے جذبہ سے سرشار ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

ایک ایسا قول ہے کہ اگر یہ درست ہو۔ تو ہم سب سے پہلے ہند کو مبارکباد پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کیونکہ دونوں ملکوں کے تعلقات صرف اسی صورت میں خوشگوار رہ سکتے ہیں۔ کہ ان میں سے کوئی بھی دوسرے پر فوقیت رکھنے کا خیال دل میں پرورش نہ کرے۔ جہاں تک ہم غور کرتے ہیں۔ ہمیں ہند اور پاکستان دونوں کی بہبودی اسی بات میں نظر آتی ہے۔ کہ دونوں ایک دوسرے کو برابر سمجھ کر بغیر ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش کرنے کے بھائیوں اور دوستوں کی طرح اپنے وہ مشترکہ مسائل حل کریں۔ جن کا حل کرنا دونوں کی آئندہ ترقیات کے لئے یکساں ضروری ہے۔

السٹریٹڈ ویکلی میں ایک مقالہ نگار "ہومیٹ" نے "خارجہ پالیسی کے ضروری عناصر" کے زیر عنوان ہند کے متعلق فرمایا ہے۔

> "ہمارے لئے پاور پالیٹکس سے بچنے کا بہترین طریقہ یہی ہے۔ کہ ہمیں بین الاقوامی سٹیج پر نمایاں حصہ لینے کے خام ارادوں کو لگام دے کر رکھنا چاہیئے۔"

پھر یہ بتا کر کہ ہند کی خارجہ پالیسی کا تعلق اقوام کے تین مختلف گروہوں کے ساتھ ہے۔ "ہومیٹ" لکھتا ہے

> "مغرب کی جانب پاکستان اور مشرق وسطی کی اسلامی اقوام ہند کی ہمسایہ ہیں۔ چھوٹی اقوام کے معیار کے مطابق انفرادی طور پر بھی بعض ان میں سے بہت طاقتور ہیں۔ لیکن متحدہ طور پر یقیناً ہند کے نقطہ نظر سے یہ ایک بہت طاقتور بلاک بن جاتا ہے۔ ہند اور پاکستان کے تعلقات خوشگوار نہیں رہے۔ اگر ہند اس حقیقت سے آنکھیں بند کرے گا۔ تو یہ ہماری بڑی کوتاہی ہوگی۔ اگر مشرق وسطی کے ممالک کے ساتھ ہند کے خیر سگالی اور دوستی کے تعلقات پختہ بنیاد پر مستحکم ہو جائیں۔ تو یقیناً ہمارے لئے دلی شکریہ اور اطمینان کا باعث ہوگا۔ دنیا کے انہی علاقوں اور انہی اقوام کے متعلق دانشمندانہ خارجہ پالیسی اختیار کرنے ہی سے ہم مفید ترین نتائج کی امید رکھ سکتے ہیں۔"

ہم نے ان کالموں میں پہلے بھی عرض کیا ہے کہ مشرق وسطی کے ان اسلامی ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنا ہند کے لئے نہائت ضروری ہیں۔ اور ان ممالک سے خوشگوار تعلقات قائم کرنے کا سیدھا راستہ یہی ہے۔ کہ ہند پاکستان سے اپنے تعلقات خوشگوار بنانے کی کوشش کرے۔ اگر وہ پاکستان کے علی الرغم ان ممالک سے تعلقات پیدا کرنے کی کوشش کریگا۔ تو گو اول اول کسی حد تک کامیاب بھی نظر آئے۔ لیکن انجام کار اس کی یہ تمام کوششیں رائیگاں ثابت ہونگی۔

افسوس ہے کہ ہند نے اس حقیقت کو کماحقہ سمجھنے کی تا حال کوشش نہیں کی۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ میں کانگرس اپنی غلط پالیسی کا نتیجہ دیکھ چکی تھی۔ اگر وہ اسی ایک واقعہ سے سبق لیتی۔ تو آج کشمیر کا جھگڑا پیدا ہی نہ ہوتا۔ اس جھگڑے کی موجودگی میں ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ مسٹر جناح کا ہند پر "احساس برتری" کا الزام بے بنیاد نہیں ہے۔ اور دیوان چمن لال محض انکار ر کرنے سے اس حقیقت کو دنیا کی نظر سے اوجھل نہیں کر سکتے۔

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی احمد آباد سے واپسی

(مرتبہ۔ خورشید احمد صاحب)

احمد آباد ۸ ماہ امان۔ آج صبح ساڑھے آٹھ بجے سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز معہ اہل بیت بذریعہ کار احمد آباد سے محمود آباد روانہ ہو گئے۔ محمود آباد میں حضور نے سید داؤد مظفر صاحب۔ میاں عبدالرحیم احمد صاحب شیخ نورالحق صاحب اور منشی صاحبان سے تیاری زمین کے متعلق گفتگو فرمائی۔ اور ہدایات دیں۔ نماز ظہر و عصر ادا فرمانے کے بعد حضور بذریعہ کار ناصر آباد روانہ ہو گئے۔ پانچ بجے کے قریب حضور بخیریت ناصر آباد پہونچ گئے۔ باقی قافلہ بذریعہ ٹرین احمد آباد سے ناصر آباد آیا شام کو حضور سیر کے لئے تشریف لے گئے۔

ناصر آباد ۹ ماہ امان۔ آج صبح حضور نے سید مسعود مبارک شاہ صاحب انچارج باغ محمد آباد۔ چوہدری عبدالحفیظ صاحب انچارج باغ ناصر آباد اور شیخ نورالحق صاحب سے ملاقات فرمائی۔ اس کے بعد حضور نے اسٹیٹوں کے جملہ منیجر صاحبان کی میٹنگ طلب فرمائی۔ جس کا اجلاس ۹ بجے سے ۱ بجے دوپہر تک جاری رہا۔ اس میٹنگ میں حسابات کا معاینہ فرمانے کے علاوہ تیاری زمین کے سلسلہ میں غور و خوض ہوتا رہا۔

۱۰ ماہ امان۔ آج صبح پھر سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تمام اسٹیٹوں کے منیجر صاحبان کی میٹنگ طلب فرمائی۔ جو ایک بجے دوپہر تک جاری رہی۔ میٹنگ میں بجٹ ۴۹-۱۹۴۸ء پر بحث کی گئی۔ اس سلسلے میں حضور نے اہم ہدایات دیں۔ رات کو ساڑھے دس بجے حضور نے جننگ فیکٹری کنری کے کارکنان کو اہم ہدایات سے سرفراز فرمایا۔ میٹنگ ½ ۱۲ بجے رات تک جاری رہی۔

آج ۳ بجے مکرم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ لاہور سے ناصر آباد پہونچے۔ آپ ۷ مارچ کو قادیان سے تشریف لائے تھے۔ مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب مکرم مرزا رفیع احمد صاحب سیدہ امۃ المجید صاحبہ بیگم میاں خلیل احمد صاحب۔ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ۔ صاحبزادی امۃ الجلیل صاحبہ۔ چوہدری فضل الرحمٰن صاحب منیجر ناصر آباد آپ کے استقبال کے لئے سٹیشن پر تشریف لے گئے تھے۔ سٹیشن سے بذریعہ کار تشریف لائے۔

ہمارے تعلیمی ادارے

انگریزوں نے یہاں جو تعلیمی ادارے قائم کئے ہیں۔ ان کی بناء مغربی انداز پر رکھی گئی تھی۔ انگریزوں نے یہ ادارے اپنے مفاد کے نقطۂ نظر سے بنائے تھے۔ اس کا بنیادی اصول یہی تھا۔ کہ ان تعلیمی اداروں سے اس قسم کے تعلیم یافتہ آدمی پیدا کئے جائیں۔ جو ان کی حکومت کی مشین میں چند ادنےٰ قسم کے پرزوں کا کام دے سکیں جس طرح ایک سرمایہ دار کمپنی اپنے تجارتی ادارے میں مختلف قسم کے کارکن مہیا کرنے کے چند اصول رکھتی ہے۔ اسی طرح انگریز بھی اپنی حکومت کے تجارتی پہلو کو چلانے کے لئے مختلف قسم کے کارکن مہیا کرنے کے اصول پر کاربند رہا ہے۔

ظاہر ہے کہ اس طرح خواہ انگریز حکومت کے بعض افراد کو یہاں کی تعلیمی ترقی کے ساتھ کتنی بھی انفرادی طور پر ہمدردی ہوتی۔ حکومت کی مرکزی پالیسی کے سامنے اس کی کوئی بھی وقعت نہیں ہو سکتی تھی۔ اب جبکہ یہ ملک آزاد ہو چکا ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ ہمارا سلسلہ تعلیم بھی از سر نو مرتب کیا جائے۔ اور اپنے تعلیمی اداروں کو ایک آزاد ملک کی قومی اور ملکی ضروریات کے مطابق بنایا جائے۔

اس کے لئے حکومت کو چاہیئے۔ کہ ملک کے ایسے ماہرین تعلیم کی ایک کمیٹی بنائے۔ جو موجودہ تعلیمی امور پر عبور رکھنے کے علاوہ اس ملک کی موجودہ تعلیمی حالت اور آئندہ ترقی کے مراحل کی اعلےٰ بصیرت بھی رکھتے ہوں۔ جن کا مشترکہ کام یہ ہو کہ وہ قوم کے نصب العین کے مطابق تعلیمی اداروں کی نئی تعمیر کا ایک مکمل نقشہ تیار کریں۔

اگر ہم نے پاکستان کو صحیح معنوں میں ایک ترقی یافتہ ملک بنانا ہے۔ تو ہمیں اس طرف فوری توجہ مبذول کرنے کی ضرورت ہے۔ ورنہ صرف ان نقوش قدم پر چل کر جو انگریز یہاں چھوڑ گئے ہیں۔ ہم اپنے تعلیمی اداروں سے خاطر خواہ فائدہ حاصل نہیں کر سکیں گے۔ اور ہماری یونیورسٹیاں بجائے تعلیمی ترقی کے مراکز ہونے کے اسی طرح محض امتحان لینے والے ادارے بنے رہیں گے۔ جیسے کہ انگریز کے وقت تھے۔

تجارتی معاہدہ

ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جو حال ہی کپاس اور کپڑے کے متعلق عارضی معاہدہ ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ دونوں ملک کس طرح ایک دوسرے پر انحصار رکھتے ہیں۔ یہی ایک معاہدہ اس بات کی بین دلیل ہے۔ کہ اگر دونوں ملکوں میں کوئی ایسا تجارتی معاہدہ نہ ہوا۔ جس سے ایک ملک سے دوسرے ملک میں اشیاء کی درآمد برآمد میں آسانیاں ہوں۔ تو دونوں ملکوں کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا۔

ہمیں امید ہے کہ جو گفتگو دونوں ملکوں کے درمیان معاہدہ کے متعلق ہو رہی ہے۔ وہ ضرور کسی ایسے نتیجہ پر ختم ہوگی۔ جس سے دونوں ملکوں کی باہمی تجارت کا سلسلہ مستحکم بنیادوں پر قائم ہو جائے گا۔ یہ بات دونوں ملکوں کی بہبودی اور ترقی کے لئے نہائت اہمیت رکھتی ہے۔

درخواست دعا: میری بچی امۃ الاعلیٰ بیگم سلمہا بیمار ہے۔ اور میو ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔ احباب کرام سے اس کی صحت کے لئے ہمدردانہ دعا کی درخواست ہے۔
خاکسار عظیم الرحمٰن ہیڈ کلرک نظارت امور عامہ جودھامل بلڈنگ لاہور

ابوّت اور نبوّت

از مکرم حافظ ڈاکٹر بدرالدین صاحب از بورنیو

سورۃ الاحزاب کا سارا مضمون ختم نبوت کے مرکزی نقطہ کے ارد گرد چکر لگا رہا ہے۔ اور رب العالمین نے جہاں اپنے بندوں کی ربوبیت کے لئے ماں باپ رکھے ہیں۔ وہاں ان کی روحانی تربیت کے لئے نبوت کا سلسلہ جاری فرمایا ہے۔ ہر مرد اپنی خداداد قوت مؤثرہ کے لحاظ سے باپ ہونے کی اہلیت رکھتا ہے۔ مگر یہ اہلیت کسی میں کم ہوتی ہے۔ اور کسی میں زیادہ۔ کوئی تو محض اپنے عیال ہی کی تربیت کرتا ہے۔ مگر کوئی ایسی ہمدردی بنی نوع انسان کی اپنے دل میں رکھتا ہے۔ کہ دائرہ عیال سے گزر کر اس کی ربوبیت اہل قریہ اور پھر اہل ملک کو بھی اپنے احاطہ میں لے لیتی ہے۔ اور پھر بعض کا یہ جذبۂ ربوبیت وسیع ہو کر کئی مختلف ممالک کے مجموعے یا پھر دنیا کے تمام ممالک کو بھی اپنے احاطہ میں لے لیتا ہے اور پھر بعض کا یہ جذبۂ ربوبیت وسیع ہو کر کئی مختلف ممالک کے مجموعے یا پھر دنیا کے تمام ممالک کو بھی اپنے دائرہ میں لے آتا ہے۔ اور حتیٰ کہ پھر کوئی ایسا بھی ہو سکتا تھا۔ جو نہ صرف اپنے زمانے کے تمام انسانوں اور تمام اقوام کو اپنی محبت کے ناپیدا کنار سمندر میں محفوظ کر سکتا تھا۔ اس کا نام محمد ہوا (صلی اللہ علیہ وسلم) اور گو ہر نبی اپنی امت کا باپ ہوا۔ مگر محمدؐ کی ابوّت نے تمام امتوں کو اور تمام زمانوں کو اپنے احاطہ میں لے لیا۔ محمدؐ میں ابوت اپنے کمال کو پہونچی۔ اور اس لحاظ سے محمدؐ ہی خاتم النبیین ہوا۔

اس مضمون کو اللہ تعالےٰ نے سورۃ الاحزاب میں بیان فرمایا ہے۔ النبی اولیٰ بالمومنین من انفسہم وازواجہ امہاتہم اور پھر زید کا ذکر فرمایا۔ الذی انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ فرمایا کہ ربوبیت کی نعمت اللہ کی بھی اور اس کے رسول کی بھی اکٹھی ہو کر زید کو عطا ہوئی۔ محمدؐ تو اس قسم کے زید کے باپ بنے۔ کہ جسمانی باپ اور چچا کی محبت زید کی نظر میں محمدؐ کی محبت کے سامنے ہیچ ہو گئی۔ اور زیدؓ نے باپ اور چچا کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ انسانی تمدن کی بنیاد چونکہ رحمی رشتہ داریوں پر ہے لہٰذا قوانین تمدن کے لحاظ سے اس جسمانی نظام کو علیحدہ کر کے اس امر پر زور دیا کہ گو ابوت اور نبوت اپنی ربوبیت اور محبت کی شدت اور وسعت کے لحاظ سے تمام بنی نوع انسان اور تمام اقوام اور تمام زمانوں پر وسیع اور محیط ہو کر ساری اقوام کو ایک زبردست رشتہ میں جوڑنے والی ہے۔ مگر جسمانی رشتہ کے قوانین کو برقرار رکھنا پھر بھی ضروری ہوگا۔ اور روحانی نظام ابوت کاملہ (گو یہی نبوت کاملہ اور ختمیت نبوت ہوئی) نظام ابوت جسمانیہ کے قوانین میں حائل نہ ہوگی۔

حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جو یہ جذبہ ابوت روحانیہ اور ہمدردی بنی نوع انسان انتہائی شدت اور کمال کو پہنچ چکا تھا۔ یہی آپ کے دل کی کشش تھی۔ جو مومن و کافر کو حضور کے ارد گرد کھینچ کر لا رہی تھی۔ مومن تو اس کشش سے فائدہ اٹھا کر اپنے روحانی باپ کی تربیت میں آ گئے۔ مگر کافر کھینچے تو چلے آئے پر ضد اور بیجا تعصب کی وجہ سے الٹا مقابلہ کرنے لگے۔ اور حضور کی اذیت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ حتیٰ کہ بالآخر حضور پُر نور کے پیارے وجود کے قتل کے بھی درپے ہو گئے۔ ان قتل کی کوششوں میں سے آخری کوشش وہ تھی۔ جب کفر کے سارے لشکر اور عرب کے سارے احزاب متحد ہو کر مدینہ پر ٹوٹ پڑے۔

یہ جنگ جنگ احزاب کہلائی۔ اور اگر دین محمدؐ کو رب احزاب کو اپنی وسعت اور احاطہ میں لانا ضروری اور لازمی تھا۔ تو یہ بھی لازمی تھا۔ کہ احزاب محمدؐ پر مدینہ میں حملہ کرتے۔ ذالک تقدیر العزیز الرحیم جہاں غلبۂ اسلام اللہ تعالےٰ کی اٹل تقدیر تھی وہاں احزاب کا جمع ہو کر مدینہ پر حملہ آور ہونا بھی اٹل تقدیر عزیز تھی تاکہ ساری قومیں جو مرکز اسلام کا احاطہ اور محاصرہ کرنے کے لئے آویں روحانی طور پر محمدؐ کی محبت کی غلامی کے قلعے میں خود محصور ہو جائیں۔ اور آسمانی محبت کے تحت میں آ کر بہیمیت کی جنگیں چھوڑ دیں۔ اور محبت محمدیہ کے واسطہ سے اسی دنیا میں جنت کا امن پاویں۔

یہی وجہ ہمارے آقا خاتم النبیین کی بعثت ثانیہ میں ہونا بھی لازمی تھا۔ تا گمنام بستی قادیان نہ صرف احزاب ہند کی نظروں میں آ جاتی۔ بلکہ جمعیت اقوام کی معرفت تمام اطراف عالم میں شہرہ پاتی۔ یہی مراد اس تحریر سے ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الوصیت میں فرمایا۔ "اور پھر (خدا نے) مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ قال ربک انہ نازلٌ من السماء ما یرضیک۔ رحمۃً منا وکان امراً مقضیاً۔ یعنی تیرا رب کہتا ہے کہ ایک امر آسمان سے اتریگا۔ جس سے تو خوش ہو جائیگا۔ یہ ہماری طرف سے رحمت ہے۔ اور یہ فیصلہ شدہ بات ہی۔ جو ابتدا سے مقدر تھی۔ اور ضرور ہے کہ آسمان اس امر کے نازل کرنے سے رکا رہے۔ جب تک کہ یہ پیشگوئی قوموں میں شائع ہو جائے (المسیح الموعود)

یہ امر کیا ہے یہ وہی امر ہے جو محمدؐ کی بعثت کا مقصد تھا۔۔۔ "خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے۔ اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالےٰ کا مقصد ہے۔ جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔" (رسالہ الوصیت)

یہی مقصد ہے جس کا اعلان قرآن مجید کے سب سے پہلے فقرہ میں کیا گیا یعنی الحمد للہ رب العالمین یعنی تمام عالم اور تمام اقوام عالم محمدؐ کے آئینہ میں سے اپنے مرکزی معشوق اور رب کا چہرہ دیکھ لیں۔ وہی رب جو الحمد یعنی ہر قسم کے حسنوں اور خوبیوں کا مالک ہے۔ اور اس واحد مرکزی محبوب کے واسطہ سے ایک دوسرے کا گوشت نوچنے کی بجائے قومیں ایک باپ کے بیٹوں کے مانند بھائی بھائی ہو کر رہیں۔ اور فتنہ وفساد کی دوزخ سے نکل کر دنیا امن کی جنت میں داخل ہو۔ اور پیشگوئی بھی یہی تھی۔ کہ قوم قوم پر چڑھائی کریگی۔ اور دجالیت مغرب جنگ وجدال پیدا کر کے دنیا پر بہت تباہی لائیگی تب محمدؐ کے غلاموں اور امتیوں میں سے ایک مسیح بطور رہنما کے پیدا کیا جائے گا۔ جو اقوام عالم کو زندہ اسلام کی طرف دعوت دے گا۔ اور آخر اسی کے واسطہ سے دنیا سے جنگ موقوف کر دی جائیگی۔ فرمایا یضع الحرب

علاوہ ان تغیرات کے جن کا پیدا کرنا بیرونی دنیا میں ضروری تھا۔ خود مومنوں کی جماعت کا روحانی ارتقاء بھی اس قسم کے ابتلاؤں میں مدنظر ہوتا ہے۔ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت کی برکت سے ایک ایسی جماعت پیدا ہو گئی۔ جن کے دلوں سے دنیا کی محبت نکال دی گئی۔ اور پھر اس فتنہ عظیمہ کے بعد جبکہ مرکز احمدیت پر انتہائی ظلم ڈھایا گیا۔ اس مصیبت کے بعد تو جائداد واملاک اور جان پہلے سے بھی زیادہ ہماری نظروں میں ہیچ ہو گئے۔ اور جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جدائی پر صحابہؓ کے دلوں سے یہ شعر نکلا تھا۔ کہ

من شاء بعدک فلیمت
فعلیک کنت احاذر

اب قادیان کی اس مصیبت کے بعد ہمارے دلوں سے یہ آواز نکل رہی ہے۔ کہ یا الٰہی تو اپنی ذرہ نوازی سے ہمارے املاک اور نفس کی سو فیصدی قربانی دین محمدؐ کی محبت میں قبول فرمالے۔ (آمین) کہ اس مصیبت عظیمہ کے بعد ہمیں اموال واملاک سب ہیچ اور بے حقیقت نظر آ رہے ہیں۔ اور دنیا کو اپنی تربیت میں لانے کے لئے ایسی ہی قوم کا پیدا کرنا ضروری تھا۔ جن کے دل ہر قسم کی خود غرضیوں اور دنیوی میلانوں سے کلی طور پر پاک اور صاف ہوں یہ دنیا کی مغربی اور مشرقی قوموں کی نہ ختم ہونے والی خود غرضیاں ہی ہیں۔ جس نے جنگیں فتنے فساد تباہیاں اور خونریزیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ضروری تھا کہ مسیح موعودؑ کی جماعت کو اس قسم کے ابتلاء میں سے گزارا جاتا۔ ذالک تقدیر العزیز الرحیم۔ تاکہ اس دنیا کے فانی خزانوں کو ان کی نظروں میں ہیچ اور حقیر بنا دیا جاتا۔ تا یہ جماعت خالص طور پر محبت الٰہیہ کی غذا سے زندہ رہنا سیکھ جائے۔ اور اس طرح دنیا کی محبت سے خالی ہو کر بنی نوع انسان کی بے غرضانہ خدمت کرنے کے قابل ہو جائے۔

ایک نکتہ یاد رکھنے کے قابل یہ ہے کہ قرآنی سورتوں کے مضامین ان صفات الٰہیہ کے تابع ہوتے ہیں۔ جن کا بار بار ذکر کسی صورت میں آتا ہو۔ چنانچہ سورۃ الاحزاب میں صفت علیم حکیم کا بہت ہی تکرار ہے جس سے یہ بتانا مقصود ہے۔ کہ اس سورۃ میں تمدن کے متعلق جو احکام اور قوانین بیان کئے گئے۔ وہ باریک در باریک علوم اور حکمتوں پر مبنی ہیں۔ اور جب تک دنیا ان قوانین کیطرف نہیں آئیگی۔ اور اپنے پاس سے وضع کردہ قوانین کو ترک کرنا پسند نہ کریگی۔ وہ طرح طرح کی جہالتوں میں پھنسی رہے گی۔ اسی طرح سورۃ الاحزاب میں جن صفات کا بار بار ذکر آتا ہے۔ وہ صفات غفور اور رحیم ہے۔ ابتداء درمیان اور انتہاء سب جگہ بار بار صفت غفور رحیم کا ذکر دہرایا گیا ہے۔ جس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ گو بظاہر مومنوں پر ایک بھاری مصیبت آئی۔ مگر اس کی تہ میں اللہ کی صفت غفور رحیم کام کر رہی تھی۔ اور اس ابتلاء کے اندر ایسے امور مخفی تھے۔ جن کے نتیجہ میں مومنوں کی جماعت کی کمزوری کی حالت ڈھانپ لی جانی تھی۔ اور مومنوں کی مخلصانہ اور وفادارانہ جدوجہد اور قربانی کے نتیجہ میں رحمت الٰہی فتح اور عزت اور غلبہ کے ثمر پیدا کرنے والی تھی۔

حتیٰ کہ ایک آیت میں منافقین اور کمزور ایمان والوں کے ذکر کے ضمن میں بھی فرمایا کہ لیعذب المنافقین ان شاء او یتوب علیہم ان اللہ کان غفوراً رحیماً۔ جس سے اللہ تعالےٰ کے حضور میں یہ امید بھی کی جاتی ہے۔ کہ علاوہ مخلص مومنوں کی رفعت کے کمزوروں کی کمزوریاں بھی ایسے ابتلاء میں دور کی جاتی ہیں۔

فسبحان اللہ ربنا بحمدہ وسبحان اللہ العظیم
اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد

دار الانوار قادیان دار الامان کی کمیٹی کا ایک نہائت ضروری اعلان

مجلس شاورت اور جلسہ سالانہ پر لاہور تشریف لانے والے احباب کرام جو قادیان دار الامان کی دار الانوار کمیٹی کے ممبر یا دار الانوار میں زمین خریدنے والے ہیں۔ وہ براہ مہربانی دفتر دار الانوار میں جو دفتر وکیل المال تحریک جدید کے دفتر میں ہے ضرور تشریف لائیں۔ ان سے ایک نہائت ضروری کام ہے۔

خاکسار برکت علی خان سیکرٹری دار الانوار کمیٹی قادیان حال جودھامل بلڈنگ لاہور

طالبات جامعہ نصرت کو اطلاع

تمام طالبات جامعہ نصرت کو بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ امسال امتحان کمیٹی مجلس تعلیم نے امتحانات کی تاریخ یکم مئی ۱۹۴۸ء مقرر کی ہے۔ اس لئے جامعہ نصرت کی طالبات اور جو پرائیویٹ طور پر امتحان میں شریک ہونا چاہتی ہیں۔ وہ فیس داخلہ ۳۰ مارچ تک ادا کریں۔ ورنہ اس کے بعد لیٹ فیس ادا کرنی پڑے گی۔ اور مقررشدہ تاریخ سے پہلے اس پتہ پر جلد درخواستیں آنی چاہئیں۔

معرفت محمدی بیگم مولوی فاضل۔ جامعہ نصرت رتن باغ لاہور

دعائے مغفرت

بوگرہ (بنگال) کی جماعت کے سیکرٹری مولوی عباس احمد صاحب مورخہ ۲۲ برونہ اتوار لمبی علالت کے بعد وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار صلاح الدین ناصر از جینیوٹ

دُنیا کے کناروں تک ـــــ مغرب کی وادیوں میں

ـــ از مکرم عبد اللطیف صاحب واقف زندگی (ہالینڈ)

ہالینڈ مشن کا کام آہستہ آہستہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے وسعت اختیار کر رہا ہے۔ لوگوں کو پیغام حق پہنچانے کے لئے مختلف ذرائع کو عمل میں لانے کی سعی جاری ہے۔ اس ماہ بھی کام بدستور جاری رہا۔ لوگوں سے تعلقات کو وسیع کرنے کی کوشش جاری رہی۔ دائرہ ملاقات کو بڑھانے کی طرف توجہ مبذول رہی۔ ذیل میں مختصر طور پر رپورٹ کارگذاری درج کی جاتی ہے۔

امام صاحب لنڈن کی آمد

اس ماہ کے شروع میں برادرم مکرم جناب چوہدری مشتاق احمد صاحب امام مسجد لنڈن ہالینڈ تشریف لائے۔ برادرم حافظ صاحب نے ہوائی اڈہ پر استقبال کیا۔ ایک رات انہوں نے ہمارے ہاں قیام کیا۔ ایک لمبے عرصہ کے بعد چوہدری صاحب سے ملاقات ہمارے لئے خوشی کا باعث رہی۔ ہم نے ان کے قیام سے پورا استفادہ کیا۔ مشن کے کام کے بارہ میں ان سے مختلف امور کے متعلق مشورہ کیا۔ موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی بہن رضیہ اور برادرم عبد الرحمٰن صاحب کوپی سے ان کی ملاقات کا انتظام کیا گیا۔ اسی طرح ایک پریس کے نمائندہ کو اطلاع دی گئی۔ چنانچہ اس نے چوہدری صاحب موصوف سے قریباً ایک گھنٹہ تک انٹرویو کیا۔ مسئلہ فلسطین اور مسٹر گاندھی کے قتل سے متعلقہ امور اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بارہ میں کئی امور کے متعلق اس نے معلومات حاصل کیا۔ یہ سلسلہ گفتگو نہایت دلچسپ رہا۔ اسی طرح جناب چوہدری صاحب کی زیر صدارت ایک میٹنگ کا انتظام کیا گیا۔ جس میں مسٹر گاندھی کے قتل کے بارہ میں اظہار ہمدردی کا ریزولیوشن پاس کر کے اس کی نقل مسٹر کرشن مینن ہائی کمشنر فار انڈیا کو لنڈن بھجوانے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس مختصر قیام کے بعد آپ بلجیم سے ہوتے ہوئے واپس لنڈن تشریف لے گئے۔

مسٹر اصغر کرامت علی ممبر پارلیمنٹ ڈچ گی آنا سے ملاقات

برادرم حافظ صاحب کی ہالینڈ میں آمد کی خبر ڈچ گی آنا کے کسی اخبار میں چھپی تھی۔ اس خبر کو پڑھ کر وہاں کی انجمن اسلامیہ کے سیکرٹری نے خط و کتابت شروع کی جو اب تک باقاعدگی سے جاری رہی۔ اس ماہ اس انجمن کے پریذیڈنٹ مسٹر اصغر کرامت علی یہاں ایک میں شمولیت کے لئے تشریف لاتے۔ سیکرٹری صاحب نے انہیں ہمارے مشن کو دیکھنے کی تاکید کی چنانچہ یہ صاحب ایک روز ملنے کے لئے تشریف لائے۔ چار گھنٹہ کے قریب احمدیت کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ آپ نہایت ہی سلجھی ہوئی طبیعت کے آدمی ہیں۔ خیالات قریباً احمدیت سے ملتے ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں۔ اسلامی مسائل سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ ڈچ گی آنا کی پارلیمنٹ کے ممبر ہیں۔ اور پارلیمنٹ میں اسلامی قوانین کو پاس کروانے کے لئے خاص جدوجہد کرتے رہتے ہیں۔ ہم نے انہیں احمدیت کے بارہ میں تفصیلی معلومات بہم پہنچائیں اور "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" مطالعہ کے لئے دی۔ انہوں نے ہمارے کام کے متعلق دلچسپی کا اظہار کیا۔ نیز ڈچ گی آنا میں مشن کھولنے کی تاکید کی اور اس بارہ میں ہر ممکن تعاون کا وعدہ کیا۔

دیگر احباب سے ملاقاتیں

اس ماہ دو اور خاندانوں سے تعلقات پیدا کرنے کا موقع ملا۔ تجارت کے سلسلہ میں میری ایک دوست مسٹر Geskus سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے اپنے ہاں مذہبی امور پر تبادلہ خیالات کرنے کیلئے مدعو کیا۔ چنانچہ برادرم بشیر صاحب اور خاکسار ان کے ہاں گئے۔ انہوں نے اپنے ایک اور دوست، مسٹر زمرمان (Zimmermann) اور ان کی بیوی کو بھی بلایا ہوا تھا۔ دو گھنٹہ تک مسیح کے مشن اس کی صلیبی موت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں بائیبل کی پیشگوئیوں پر گفتگو ہوتی۔ بعد میں میں نے مسٹر زمرمان کو تبلیغی خط لکھا اور "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" مطالعہ کے لئے بھجوائی۔ ایک روز مسٹر خان لیون پارڈی اور مسٹر کرائمر جو مشہور پروفیسر کریمر آف لائیڈن یونیورسٹی کے صاحبزادے ہیں ملنے کے لئے آئے۔ ان سے مسیح کے مشن اور احمدیت کے بارہ میں ایک گھنٹہ سے زائد گفتگو کی۔ ایک روز ایک جرمن عورت جس نے برلن میں تھوڑا عرصہ ہوا اسلام قبول کیا اور اب ہالینڈ میں رہائش اختیار کر لی ہے ملاقات کے لئے آئی۔ اس سے برلن مشن کے حالات دریافت کئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ پیغامی مشن کی حیثیت وہاں صرف ایک سوسائٹی کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قطعاً پیش نہیں کیا جاتا۔ اس نے اپنا بیعت فارم بھی دکھایا۔ اس پر بھی اس بارہ میں کوئی ذکر تک نہ تھا۔ اسے احمدیت کے بارہ میں قطعاً واقفیت نہیں۔ بعد میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے آتی رہی۔ احمدیت کے بارہ میں اسے واقفیت بہم پہنچائی جا رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحیح معنوں میں اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مسٹر Hanegraaf جن کا گذشتہ رپورٹ میں ذکر کیا جا چکا ہے۔ ایک روز اپنے ایک دوست کے ہمراہ ملنے کے لئے تشریف لائے اور احمدیت کے بارہ میں گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ خاکسار انہیں ان کے دفتر جا کر گاہے بگاہے ملتا رہا اور تجارت اور تبلیغ کے سلسلہ میں ان سے دلچسپ گفتگو کا سلسلہ جاری رہا۔ اس ماہ ایک اور ڈچ دوست Vanmelzen سے میری ملاقات ہوئی۔ ایک دفعہ ملنے کے لئے آئے دو دفعہ میں نے ان کے ہاں جا کر ان سے ملاقات کی۔ اچھے شریف الطبع نوجوان ہیں۔ احمدیت کے بارہ میں انہیں واقفیت بہم پہنچائی جا رہی ہے۔ ایک روز ایک دوست جو ہراکو عرصہ تک W. Tasks رہے ہیں اخبار سے خبر پڑھ کر ملنے کے لئے آئے ان سے برادرم حافظ صاحب اور برادرم بشیر صاحب نے احمدیت کے بارہ میں گفتگو کی اور کچھ لٹریچر مطالعہ کے لئے انہیں دیا۔ اس ماہ ایک اور فیملی سے بھی تعارف ہوا۔ برادرم حافظ صاحب مسٹر سٹروکر (Strooker) سے ملنے گئے۔ انہوں نے ایک پارسی ہندوستانی عورت سے شادی کی ہوئی ہے۔ یہ اچھی قابل عورت ہے لنڈن سے بیرسٹری کرنے کے بعد اب عرصہ سے یہاں مقیم ہے۔ ان سے احمدیت کے متعلق گفتگو ہوتی۔ تپاک سے میاں بیوی ملے۔ اور ملاقات کے سلسلہ کو وسیع کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ برادرم حافظ صاحب نے لائیڈن جا کر مسٹر گوبے سابق قونصل جدہ سے بھی ملاقات کی یہ صاحب عربی خوب جانتے ہیں۔ عرصہ تک انڈونیشیا رہے ہیں اپنی ملازمت کے دوران میں حکومت کے اعلےٰ اور ممتاز عہدوں پر فائز رہے ہیں۔ انہیں سلسلہ عالیہ کے متعلق معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ آج کل ڈچ حکومت میں اسلامی امور کے متعلق بطور مشیر کام کرتے ہیں اسی طرح برادرم حافظ صاحب نے لائیڈن یونیورسٹی کے ایک عربی طالب علم سے ملاقات کر کے احمدیت کے بارہ میں تفصیلی گفتگو کی۔

لائیڈن میں میٹنگ

اس ماہ بھی لائیڈن میں یونیورسٹی کے مسلم طلباء کی میٹنگ کی گئی۔ ہم تینوں برادران شمولیت کے لئے گئے۔ یونیورسٹی کے پانچ طالب علم اس موقع پر پہنچ سکے۔ ان طلباء نے اسلامی تعلیمات کے متعلق مختلف سوال دریافت کئے۔ جن کے جواب دئے گئے۔ اس دفعہ خاص طور پر اسلام کے زندہ مذہب ہونے پر گفتگو کی گئی خصوصیت سے اس بات پر زور دیا گیا کہ آج روئے زمین پر صرف اسلام ہی زندہ مذہب ہے۔ اس کے ثبوت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کو پیش کیا گیا اور بتایا گیا کہ احمدیہ جماعت میں کثرت سے ایسے لوگ موجود ہیں جن سے خدا تعالیٰ ہمکلام ہوتا ہے۔ اور یہی کسی مذہب کے زندہ ہونے کا ثبوت قرار دیا جا سکتا ہے۔ گفتگو تین چار گھنٹہ جاری رہی۔ یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ مفید ثابت ہو رہا ہے۔ اور اسے انشاء اللہ جاری رکھا جائے گا۔

خاص طور پر زیر تبلیغ احباب

اس ماہ بھی خاص طور پر مسٹر Kleerks اور Van Tallingen زیر تبلیغ رہے جیسا کہ گذشتہ رپورٹ میں عرض کیا جا چکا ہے۔ دونوں موجودہ عیسائیت سے متنفر ہیں اور اسلام کی صداقت کے قائل ہیں۔ ان سے ملاقات کا سلسلہ جاری رہا۔ ان کی تربیت جاری ہے۔ اور احمدیت کے بارہ میں معلومات بہم پہنچائی جا رہی ہیں لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے دیا گیا ہے احباب سے خاص طور پر ان کے لئے دعا کی درخواست کریں۔ اور دوست مسٹر العطاس بھی خاص طور پر زیر تبلیغ ہیں۔ یہ لائیڈن یونیورسٹی کے طالب علم ہیں۔ ان سے اس ماہ برادرم حافظ صاحب نے تین بار ملاقات کی اسی طرح مسٹر سعودین ایک میڈیکل طالب علم بھی خاص طور پر زیر تبلیغ ہیں۔ ایک دفعہ جمعہ کی نماز کے لئے بھی آئے ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

ایک ڈچ سوسائٹی میں شمولیت

Antieke Beschaving

سوسائٹی میں دو مرتبہ جانے کا اتفاق ہوا ایک دفعہ برادرم حافظ اور دوسری دفعہ خاکسار گیا۔ دونوں دفعہ بعض اعلےٰ طبقہ کے اصحاب سے ملاقات اور تعارف ہوا۔ سوسائٹی کے صدر مسٹر K. C. A. Collette سے ملاقات کی۔ اسی طرح پروفیسر Dr. A. Bleekeri سے مجھے ملاقات کا موقعہ ملا۔ ایک اور لائیڈن یونیورسٹی کے پروفیسر سے برادرم حافظ صاحب نے لیکچر کے بعد ملاقات کی۔

ایک ٹریکٹ کی طباعت اور اشاعت

گذشتہ رپورٹ میں عرض کیا جا چکا ہے کہ ہم نے ایک ٹریکٹ کا مضمون تیار کر کے دو ہزار کی تعداد میں انگلینڈ سے طبع کروایا ہے۔ اس ماہ اس کی ۵ ہزار مزید کاپیاں طبع کروانے کا انتظام کیا گیا۔ ایک روز خاکسار روٹرڈم گیا وہاں برٹش کونسل میں اپنے پاسپورٹوں کو رجسٹر کروایا۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نیا طبع شدہ ٹریکٹ بھی شہر کے مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا۔

احمدی احباب کی تربیت

اس ماہ بھی اپنے احمدی احباب کی تربیت کا سلسلہ جاری رہا۔ مسٹر ظفر اللہ کانج دو دفعہ ملاقات کے لئے آئے۔ ان سے مختلف مسائل کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدیت سے اچھی محبت رکھتے ہیں اور ہر خدمت کے لئے محبت سے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ ہماری بہن رضیہ تو ہر ہفتہ ملنے کے لئے آتی رہیں۔ نماز جمعہ ہمارے ساتھ ادا کرتی ہیں۔ اس ماہ بھی اردو زبان کے اسباق لیتی رہیں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایمان اور اخلاص میں ترقی کر رہی ہیں۔ اس ماہ انہوں نے برادرم عبد الرحمٰن صاحب کوپی سے احمدیت قبول کرنے کے سلسلہ میں خط و کتابت بھی جاری رکھی۔ دین کے لئے قربانی کا جذبہ اس حد تک ہے کہ باوجود تنگی کے وہ اپنی ماہوار آمد کے ۱/۳ حصہ سے بھی زیادہ چندہ ادا کرتی ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے اخلاص میں اور بھی ترقی دے۔

مسٹر کوپی کا اعلان احمدیت

یہ امر احباب کے لئے خوشی کا باعث ہوگا۔ کہ اس ماہ خدا تعالیٰ نے ایک ڈچ نوجوان مسٹر پی جے الیف۔ سکے عبد الرحمٰن المہدی ابن کوپی کو بیعت کی توفیق دی۔ یہ صاحب ویسے تو عرصہ ۱۳ سال سے مسلمان ہیں

لیکن احمدیت میں داخل ہونے کی انہیں اب سعادت نصیب ہوئی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ ان سے ۱۹۴۶ء کے شروع میں مکرمی جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس نے تبلیغی خط وکتابت شروع کی تھی۔ اور سلسلہ عالیہ سے متعلقہ لٹریچر بھی بھجوایا تھا۔ اس وقت سے انہیں احمدیت سے دلچسپی رہی برادرم حافظ صاحب نے ہالینڈ پہنچتے ہی خاص طور پر ان سے تبلیغی گفتگو جاری رکھی۔ ایک ماہ سے خاص طور پر ہمیں انہیں تبلیغ کرنے کا موقع ملا۔ ہماری بہن رضیہ نے بھی تبلیغی خطوط لکھے برادرم چوہدری مشتاق احمد صاحب نے بھی ان سے احمدیت کے بارہ میں گفتگو کی۔ بعض خاص حالات کی وجہ سے ان کا قبول احمدیت کا اعلان کرنا ایک مشکل سا مرحلہ تھا۔ (اس کی تفصیل آئندہ کسی وقت قارئین الفضل تک پہنچائی جائیگی) آخر کار خدا تعالیٰ نے انہیں ۲۸ فروری کو حلقہ بگوش احمدیت ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ دیسے نوجوان ہیں لیکن تجربہ کافی وسیع رکھتے ہیں عربی اچھی طرح جانتے ہیں۔ اسی طرح انگریزی جرمن فرنچ اور اٹیلین بھی جانتے ہیں۔ احباب دعا فرمادیں۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں اخلاص اور ایمان میں ترقی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کی بیعت یہاں جماعت کے استحکام کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

ترجمہ قرآن کریم کی طباعت

اس ماہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد موصول ہوا کہ قرآن کریم کا ڈچ زبان میں ترجمہ جو لنڈن میں ہم نے اپنی نگرانی میں کروایا تھا عربی متن کے ساتھ طبع کروانے کے سلسلہ میں یہاں سے معلومات حاصل کی جائیں۔ چنانچہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں برادرم حافظ صاحب لائیڈن کی ایک بڑی فرم Brill کے ڈائرکٹر سے ملے۔

خاکسار نے یہاں ہیگ کی مختلف فرموں سے معلومات حاصل کیں۔ اس بارہ میں برادرم ظفر اللہ کاج اور برادرم عبدالرحمن صاحب کوپی بھی تعارف فرماتے رہے ہیں اس بارہ میں کوشش جاری رہی ہے۔ کام نہایت ہی بابرکت اور اہم ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ یہ کام باحسن وجوہ حضور کی خواہش کے مطابق سرانجام پذیر ہو جائے

تجارت

تجارت کے سلسلہ میں اس ماہ بھی خاکسار کوشش کرتا رہا اس ماہ کے شروع میں پرفیومز کے مختلف مرکز سے ہدایات موصول ہوئیں۔ چنانچہ ان کی تعمیل میں خاکسار نے ہالینڈ کی سب سے بڑی فرم Polakamd [illegible] سے ملاقات کی اسی طرح ایک اور بڑی فرم Sanders of Leiden سے ملاقات کی دونوں فرموں نے نمونے اور معلومات دفتر تجارت کو بھجوانے کا انتظام کیا اسی طرح Protiie Chemicals کے نمونے بھجوائے گئے دیگر Raincoats کے متعلق بعض ضروری اشیاء (CHEMICALS) کے نمونے بھی بھجوائے گئے ابھی یہ کام ابتداء میں ہے ہماری خواہش اور تڑپ ہے کہ ہم اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں۔ احباب اس بارہ میں [illegible]

بکوشید اے جواناں تابدیں قوت شود پیدا!!

اللہ تعالیٰ کا آپ پر یہ فضل و احسان ہے کہ آپ اس کی توفیق سے گذشتہ سالوں میں اپنے وعدے بروقت ادا کرتے آئے ہیں۔ یہ بھی آپ کو معلوم ہے کہ تحریک جدید کے چندے کا ایک ایک پیسہ تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت پر خرچ ہو رہا ہے۔ اور ان مبلغوں پر خرچ ہو رہا ہے۔ جو جماعت احمدیہ کی طرف سے غیر ممالک میں تبلیغ کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ پردیس میں مبلغوں کے ذاتی اخراجات اور لٹریچر وغیرہ کا بروقت مہیا کیا جانا ضروری ہے۔ اور غیر ممالک میں اخراجات ماہوار کی بجائے چھ ماہ کے اکٹھے بھیجے جانے چاہئیں۔ اور بھیجے جاتے ہیں اسی وجہ سے تحریک جدید کی پانچہزاری فوج کے مجاہدوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے وعدوں کی ادائیگی ابتدائے سال میں ہی کریں۔ تا ششماہی اول کے اخراجات بھیجنے میں دقت نہ ہو جب کہ حضور ایدہ اللہ فرما چکے ہیں۔ کہ

"ہر فرد کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ جلد سے جلد وعدہ پورا ہو۔ الیانہ ہو۔ کہ کل پر ڈالدیا جائے۔ اور اس طرح یہ کبھی بھی ادا نہ ہو سکے گا۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ آخر میں ادا کر دیں گے۔ حالانکہ بقایا ان لوگوں کے ذمہ رہتا ہے جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ آخر میں دے دیں گے۔

میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں کہ جو لوگ وعدے کریں۔ وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی بھی کوشش کریں۔ تا ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ فائدہ پہنچے۔ چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں ہونا چاہیں۔ وہ ۳۱ مارچ تک اپنے چندے کو ادا کر دیں"!

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات کی تعمیل میں دوست کوشش کر رہے ہیں کہ ۳۱ مارچ تک اپنے وعدہ کو پورا کر سکیں۔ چنانچہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی نے چودھویں سال کی رقم ۲۵/- نہ صرف وعدہ فرمایا۔ بلکہ رقم ہی ارسال فرمائی۔ حاجی بقاء اللہ صاحب بھوپال نے لکھا کہ بے شک سلسلہ کو اس وقت ضرورت ہے۔ اور اشد ضرورت ہے۔ خاکسار نے اپنا وعدہ معہ پسران ۵۰۰/- روپیہ حضور اقدس میں پیش کیا ہے۔ جو گذشتہ سال کے وعدے ۲۷۵/- سے بقدر ۲۲۵/- روپے زائد ہے۔ اور میں نے حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اس رقم کو اپنی امانت سے فوری ادا کرنے کے لئے لکھدیا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ادا ہو جائے گی ۵۰۰/- کی رقم ادا ہو چکی ہے۔ سید صادق علی صاحب پنشنر محلہ دارالعلوم قادیان نے جن کی ماہوار پنشن ۹۰/- ہے۔ اور گذشتہ سالوں سے اپنی پنشن سے اڑھائی گنا دیتے ہیں۔ اس سال کے لئے معہ اپنے خاندان کے ۲۲۵/- کا وعدہ کیا اور مزید اضافہ کر کے ۲۲۹/- کی رقم نجرانوالہ کے مقامی سیکرٹری کو ادا کر دی۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ وقت پر موصول ہو جائے گی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ خان بہادر چوہدری نعمت خاں صاحب آف بیگم پور کنڈھی گذشتہ سالوں میں بالعموم اگست میں دیتے رہے ہیں۔ مگر اس سال باوجود لٹے ہوئے ہونے کے ۲۹۵/- سال رواں کا وعدہ سلسلہ کی ضروریات کے پیش نظر ابتدائے سال میں ہی ادا فرمایا۔

خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب پرائیویٹ سیکرٹری حضرت اقدس۔ تو انیس سال تک کا چندہ اضافہ سے ادا کر چکے ہیں۔ مگر آپ نے حضور کا خطبہ سنتے ہی اپنے چودھویں سال کی ادا کردہ رقم پر ایک سو روپیہ اور پیش حضور فرمایا۔

ڈاکٹر محمد سعید صاحب جے پور ۹۲۰/- کیپٹن حبیب احمد صاحب مردان نے ۳۶۰/- کے چک ارسال فرمائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ پس تحریک جدید کا ہر مجاہد کوشش کرے کہ اس کا وعدہ ۳۱ مارچ تک سو فی صدی پورا ہو جائے۔

دیہات میں تبلیغ کیلئے واقفین کی ضرورت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کی توسیع کے پیش نظر دیہاتی مبلغین کی سکیم کو جاری فرمایا ہے۔ اس سکیم میں وہ شخص بھی جو بظاہر کم تعلیم یافتہ ہے۔ شامل ہو کر سچا مجاہد بن سکتا ہے۔ تبلیغ کا کام ہی اصل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حقیقی کام ہے اور ہر وہ شخص جو اس جہاد میں حصہ لیتا ہے۔ وہ حضور اقدس علیہ السلام کا سچا جانشین اور پیروکار ہے۔ مبارک ہیں وہ جو اپنی زندگی راہ خدا میں وقف کر کے مبلغ السلام بنتے ہیں۔

دیہاتی مبلغین کلاس کے لئے مندرجہ ذیل شرائط ہیں:-

(۱) اپنی زندگی حقیقی طور پر خدا کے لئے وقف کی جاوے۔

(۲) واقف کم از کم پرائمری پاس یا اس کے برابر علمی قابلیت رکھتا ہو۔

(۳) تعلیم کے بعد کم از کم دو سال بلا وظیفہ یا الاؤنس گاؤں بہ گاؤں پھر کر تبلیغ کرنے کا عہد کرے۔

چونکہ تعلیم ماہ مئی سے شروع ہوگی۔ اس لئے جلد سے جلد وقف کرنے والے احباب دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ ۱۸ میکلیگن روڈ لاہور میں حاضر ہوں۔ تا ابتدائی امتحان لیا جاسکے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد

"اس مصیبت کے وقت میں زیادہ کماؤ۔ کم خرچ کرو۔ زیادہ سے زیادہ چندہ دو۔ اب کم سے کم چندہ پچاس فی صدی آمد ہونی چاہیئے۔ اس سے زیادہ جتنی خدا تعالیٰ توفیق عطا فرمائے"

(امیر المومنین)

عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کا فرض ہے کہ وہ حضور کا یہ ارشاد اپنی جماعت کے ہر فرد تک پہنچا کر ان سے نہ صرف وعدے کر کے فہرستیں بھجوائیں۔ بلکہ وصولی بھی وعدوں کے مطابق کر کے رقوم مرکز میں بھجواتے رہیں۔ (ناظر بیت المال)

پتہ مطلوب ہے

مندرجہ ذیل اپنے پتوں سے جلد دفتر ہذا کو اطلاع دیں:-

(۱) نواب بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالرحمن صاحب سکنہ محلہ دارالسعۃ قادیان

(۲) امۃ الرشید بیگم صاحبہ زوجہ غلام حیدر صاحب سکنہ دہلی

(۳) چوہدری برکت علی ولد چوہدری مہر الدین سکنہ لودھی ننگل ضلع گورداسپور۔

۴ - غلام غوث خاں صاحب ولد چوہدری کریم بخش صاحب لودہی ننگل ضلع گورداسپور

(۵) چوہدری محمد دین صاحب ولد چوہدری فضل الدین صاحب لودھی ننگل ضلع گورداسپور

(۶) مقبول احمد خاں صاحب ولد چوہدری مہدی خاں صاحب سکنہ خان فتح خورد ضلع گورداسپور

(۷) چوہدری نور احمد صاحب ولد فینے خانصاحب سکنہ کھوکھر ضلع گورداسپور (سکرٹری بہشتی مقبرہ)

(۱) اللہ رکھی اہلیہ چراغ دین (۲) ہاجرہ بی بی بنت چراغ دین صاحب (۳) رشیدہ و نصیرہ بنت خیر الدین صاحب (۴) غلام فاطمہ بنت فضل دین صاحب جو ضلع گورداسپور سے پاکستان آئی ہیں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

فیروز الدین۔ نرسنگ ہوم میو ہسپتال لاہور

ضروری اعلان!

مولوی محمد علی صاحب دیہاتی مبلغ میاں دی ڈڈگراں والے کو نظارت دعوت و تبلیغ نے فارغ کر دیا ہوا ہے۔ بعض احباب ابھی تک انہیں مبلغ سمجھ رہے ہیں۔ اور ان کے افعال بحیثیت مبلغ کے جانچتے ہیں۔ ان کی آگاہی کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کریں۔ ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔ (ایڈیٹر)

ڈاکٹر جان میسارک کی خودکشی کا ردِّ عمل

لندن ۱۴ مارچ - اخبار "ڈیلی میل" کا نامہ نگار رقمطراز ہے - کہ چیکو سلواکیہ کا وزیر خارجہ ڈاکٹر جان میسارک کی خودکشی کے بعد پراگ کے سیاسی حلقوں میں بہت چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں - اور نئی کمیونسٹ حکومت کے خلاف متعدد قسم کے الزامات لگائے جا رہے ہیں - بیان کیا جاتا ہے - کہ پرانے ساتھی کی موت کی وجہ سے صدر بنیس کی صحت پر جو آجکل بیمار ہیں - بہت برا اثر پڑا ہے (اسٹار)

حبشہ بھیجے جانے والے پارسل

کراچی ۱۵ مارچ - حکومت پاکستان کی وزارت مواصلات کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے - کہ پاکستان سے حبشہ بھیجے جانے والے ڈاک کے پارسلوں کے محصول پر نظر ثانی کی گئی ہے - اور ان پر فوری عمل درآمد کیا جائے گا - شرح محصول حسب ذیل ہوگی:-

پارسل جن کا وزن دو پونڈ سے زیادہ نہ ہو	-/۲ روپیہ
〃 〃 تین 〃 〃 〃	۲/۹/۰ روپیہ
〃 〃 سات 〃 〃 〃	۳/۱/۰ روپیہ
〃 〃 گیارہ 〃 〃 〃	۴/۴/۰ روپیہ
〃 〃 بائیس 〃 〃 〃	۶/۱۲/۰ روپیہ

ہیڈن روڈ پر عورتوں کے نئے ہسپتال کی تعمیر

لاہور ۱۵ مارچ - محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کا ایک اعلان مظہر ہے - کہ مغربی پنجاب کی حکومت لاہور میں ہیڈن روڈ پر زچگان کا ایک نیا ہسپتال تعمیر کرنا چاہتی ہے - جس میں دو سو چارپائیوں کا انتظام ہوگا خرچ کا تخمینہ ۵ ½ لاکھ روپیہ ہے - تعمیر کا کام جلدی شروع ہو جائے گا - جگہ کا انتخاب کر لیا گیا ہے اور بیس ایکڑ اراضی اس مقصد کے لئے حاصل کر لی گئی ہے - یہ ہسپتال ایک دو منزلہ عمارت کی صورت میں ہوگا - ہر وارڈ تک شمال کی طرف سے سیدھی روشنی پہنچے گی - پرائیویٹ کمروں اور حصوں کے لئے داخل ہونے کے علیحدہ رستے ہونگے - نرسوں کے کوارٹر ہسپتال کے قریب ہی علیحدہ تعمیر ہوں گے - جو دوسرے تمام کوارٹروں سے ایک بیضوی شکل کی کھلی جگہ کے ذریعے الگ ہونگے - ہسپتال میں عجائب گھر، ایکس رے - لاش گھر، اور پوسٹمارٹم کے لئے علیحدہ علیحدہ بلاک ہوں گے - ان کے علاوہ طلبہ کے لئے ہوسٹل اور کاریگروں کے لئے ورکشاپ بھی ہوں گے - جن کی ہوا درست رکھنے کے انتظامات بھی کئے جائیں گے - (ا - پ)

——— لاہور ۱۴ مارچ - دریائے راوی کا پانی اُتر رہا ہے کل نصف شب ہی سے پانی کم ہونا شروع ہو گیا تھا - امید ہے کہ چند گھنٹوں کے اندر اندر پانی بالکل اُتر جائیگا -

پیر علی حیدر جیلانی پاکستان آنا چاہتے ہیں

کراچی ۱۵ مارچ - سیّد امجد بغدادی کے فرزند پیر علی حیدر جیلانی نے حکومت پاکستان نے حدود پاکستان سے حدودِ پاکستان میں داخل ہونے کی اجازت مانگی ہے - آج سے دس سال قبل سابق حکومتِ ہندوستان نے ان کا ہند میں داخلہ بند کر دیا تھا - آپ غازی امان اللہ کے ذاتی دوستوں میں سے ہیں - آپ کے داخلہ پر پابندی لگانے کی وجہ یہ تھی - کہ آپ کا قبائلی لوگوں پر بے انتہا اثر ہے کیا محسودی اور کیا وزیری سب اُن کے معتقد ہیں - فقراپی کے ساتھیوں کی ایک کثیر تعداد بھی ان کے حلقہ اثر میں شامل ہے - ڈیرہ اسماعیل خاں بنوں اور کوئٹہ میں ان کی جائدادیں موجود ہیں - اسٹار کے نمائندے کو معلوم ہوا ہے - کہ مسٹر یوسف عبد اللہ ہارون پیر صاحب کی واپسی کے بارے میں بہت گہری دلچسپی لے رہے ہیں - (اسٹار)

بیرونی ممالک میں تعلیم حاصل کرنیوالے طلباء کے لئے وظائف

لاہور ۱۵ مارچ - محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے - کہ پاکستان حکومت نے فیصلہ کیا ہے - کہ اٹھارہ طلبہ کو سمندر پار طبی اور دیگر مضامین کی خاص تعلیم کے لئے سرکاری وظیفے دئے جائیں - اس سلسلے میں ایک مرکزی انتخابی بورڈ موزوں امیدواروں کا انتخاب کریگا - امیدوار میڈیسن کے گریجوایٹ اور ریسرچ کے کام کا تجربہ رکھتے ہوں - سائنس کے گریجوایٹوں کی درخواستوں پر اس صورت میں غور کیا جائے گا - جب وہ فن اعداد وشمار (میڈیکل) میں خاص تعلیم حاصل کرنے کے متمنی ہوں - ان میں سے آٹھ وظیفے ان امیدواروں کو دئے جائیں گے - جن کا انتخاب صوبائی حکومتوں نے کیا ہو - مغربی پنجاب کے امیدوار اپنی درخواستیں انسپکٹر جنرل سول ہسپتالات مغربی پنجاب لاہور کو ۲۴ مارچ ۱۹۴۸ء سے پہلے پہلے پہنچا دیں - (ا - پ)

ڈاکٹر صاحبان اپنے پتوں سے اطلاع دیں

لاہور ۱۵ مارچ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کا ایک اعلان مظہر ہے - کہ پنجاب میڈیکل کونسل نے میڈیکل پریکٹیشنرز کے نام درج رجسٹر کر رکھے ہیں اور جو ڈاکٹر اس وقت مغربی پنجاب یا صوبہ سرحد میں قیام پذیر ہیں - اُنہیں چاہیئے - کہ فی الفور اپنے پتے کی تبدیلی سے رجسٹرار ویسٹ پنجاب میڈیکل کونسل سول سیکرٹریٹ لاہور کو مطلع کر دیں - (ا - پ)

مسئلہ فلسطین میں فرانس کی دلچسپی

بیت المقدس ۱۵ مارچ - اخبار "ہاریٹز" رقمطراز ہے - کہ فرانسیسی وزارت خارجہ کے تین ممبر فلسطین آئے ہیں - اور وہ ملک کی صورت حال کے متعلق ایک خصوصی رپورٹ تیار کر رہے ہیں - اخبار مذکور مزید رقمطراز ہے کہ ایک مشہور فرانسیسی سیاستدان بھی عنقریب فلسطین پہنچنے والا ہے -

(اسٹار)

خانِ قلات کیطرف سے ہندوؤں کو خطابات

کوئٹہ ۱۵ مارچ - قلات کے ایوان عام میں ہندو ممبروں کے لیڈر مکھی دھان چند اور قلات کے آڈٹ افسر لالہ مبل چند کو فرمانروائے قلات ہز ہائی نیس احمد یار خاں نے ریاست کی عمدہ خدمات سرانجام دینے کے سلسلہ میں "دیوان بہادر" کا خطاب عطا فرمایا ہے (اسٹار)

مشرقی بنگال کی کابینہ میں ۲ نئے وزراء کا اضافہ

کراچی ۱۵ مارچ - باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے - کہ مشرقی بنگال کی کابینہ میں توسیع ہونے والی ہے - یہ دو نئے وزراء غالباً مسٹر محمد علی اور ڈاکٹر اے - ایم ملک ہونگے - مسٹر محمد علی مسٹر سہروردی کی کابینہ میں وزیر خزانہ رہ چکے ہیں - اور پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کے ممبر ہیں - ڈاکٹر ملک مزدوروں کے لیڈر ہیں - اور مشرقی بنگال کی اسمبلی کے ممبر ہیں (اسٹار)

بنگالی طلبہ کا وزارت کیخلاف مظاہرہ

ڈھاکہ ۱۵ مارچ - آج شب جبکہ وزیر اعظم کی رہائش گاہ پر مشرقی بنگال کی مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا اجلاس ہو رہا تھا - کچھ طلبہ نے وزارت کیخلاف مظاہرہ کیا - اور اُن طلبہ کی رہائی کا مطالبہ کیا - جن کو گذشتہ جمعرات گرفتار کیا گیا تھا - یاد رہے حکومت پر یہ زور دینے کے لئے کہ بنگالی کو سرکاری زبان قرار دیا جائے - گذشتہ جمعرات عام ہڑتال کا اعلان کیا گیا - اور اسی سلسلہ میں ان طلباء کی گرفتاری عمل میں آئی تھی - اجلاس میں مسٹر عبد الکریم آف میمن سنگھ کو ڈپٹی لیڈر شپ کے لئے اور مزمل الحق کو ڈپٹی سپیکر شپ کے لئے بطور امیدوار چنا گیا - (ا - پ)

——— کراچی ۱۴ مارچ پاکستان اور ہندوستان کی مشترکہ دفاعی کونسل کا اجلاس دہلی میں ۱۹ مارچ کو ہوگا - خان لیاقت علی خاں ۱۸ مارچ کو کراچی سے روانہ ہوں گے -

کوئٹہ کے ڈاکوؤں نے "پاکستان کا مال" چھوڑ دیا

کوئٹہ ۱۵ مارچ - جمعرات کے روز یہاں سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر خانائی کے نزدیک ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے کوئٹہ اور لورالائی کے مابین چلنے والی بس کو لوٹ لیا لیکن بس میں جانے والی ڈاک کو "پاکستان کا مال" کہہ کر چھوڑ دیا - یہ بس روزانہ ۹ بجے رات کو کوئٹہ سے لورالائی کے لئے جاتی ہے - راستہ میں ڈاکوؤں نے گولی مار کر اس کے دونوں اگلے ٹائر پھاڑ دئے - انہوں نے باری باری ہر مسافر کی تلاشی لی - اور ان کا سارا سامان لے لیا لیکن ڈاک کے تھیلوں کو نہیں چھوا - پولیس - فوج اور اسکاؤٹ قریبی پہاڑوں میں ڈاکوؤں کا سراغ لگا رہے ہیں - مگر ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی ہے (اسٹار)

رُوس میں روٹی کی قیمت میں اضافہ

لندن ۱۴ مارچ - معلوم ہوتا ہے - کہ دُنیا میں غذائی قلت کا اثر روس پر بھی ہوا ہے - ماسکو میں تقسیم کے نظام کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے دشواریوں میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے - اور اب وہاں جنگ کے بعد سے سب سے طویل لائن بیکری کی دُکان کے آگے لگتی ہے - اور خریداروں کو بعض اوقات ۷ یا ۸ گھنٹے تک انتظار کرنا پڑتا ہے - یہ دشواریاں راشن کے گذشتہ دسمبر میں ختم کرتے وقت نہیں سوچی گئی تھیں - قیمتوں میں اضافہ ہو گیا ہے - معمولی روٹی کی قیمت ایک شلنگ تین پنس فی پونڈ اور گیہوں کی روٹی کی قیمت ۲ شلنگ ۱۱ پنس ہو گئی ہے - اس وقت حکومت روس کو معیار زندگی کے گر جانے کی وجہ سے سخت تشویش پیدا ہو گئی ہے - کپڑے کی قیمتیں بھی بہت بڑھ گئی ہیں - سب سے کم قیمت کے سوٹ پر ۲۰ پونڈ - جوتوں پر ۱۲ پونڈ اور زنانہ ادنیٰ لباس پر ۲۵ پونڈ خرچ آتا ہے (اسٹار)

ہندوستان کیلئے رُوئی

اخبار اسٹیٹسمین کا نامہ نگار خصوصی مقیم دہلی رقمطراز ہے کہ ہندوستان کی سب سے بڑی صنعت کپڑا ہے - جو ۱۰۰ کروڑ روپیہ کے سرمایہ سے چل رہی ہے - جس میں ۶ لاکھ مزدور کام کر رہے ہیں - ہندوستان کو سالانہ کچی کپاس کی ۱۵ لاکھ گانٹھوں کی ضرورت ہے - مگر وہاں صرف ۵ لاکھ گانٹھیں تیار ہوتی ہیں - اگر غیر ممالک سے کپاس منگوائی جائے - تو مہنگی پڑتی ہے - گذشتہ ستمبر دہلی میں انڈسٹریل ڈیولپمنٹ کے اجلاس میں حکومت ہندوستان سے تحریک کی گئی تھی - کہ کچی کپاس منگوانے کے لئے حکومت پاکستان کے ساتھ مستقل معاہدہ کیا جائے - چنانچہ دونوں حکومتوں کے درمیان یہ معاہدہ ہوا ہے - کہ ہندوستان پاکستان کی ۲۰ گانٹھوں کے عوض ۱۲ گانٹھیں کپڑے کی دے - بیان کیا جاتا ہے - کہ حکومت پاکستان نے ہندوستان کو بغیر محصول کے کپاس لے جانے کے اجازت نامے جاری کر دینے کی اجازت دیدی ہے -

پاکستان کے جھنڈے لندن کی مشہور فرم نے تیار کئے ہیں

لندن ۱۵ مارچ - حکومت پاکستان نے الیسٹ اینڈ لندن کی ایک مشہور فرم کو پاکستانی جھنڈے بنانیکا آرڈر دیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ فرم مذکور نے جھنڈوں کی پہلی قسط روانہ کر دی ہے۔ یہ جھنڈے مختلف سائز کے ہیں۔ بڑے سے بڑا جھنڈا جو خاص خاص سرکاری عمارتوں پر لہرایا جائے گا ۲۴×۱۲ فٹ سائز کا ہے۔ نیز ان میں عام رومال سائز کے جھنڈے بھی شامل ہیں۔ یہ فرم خاص تقریبوں پر حکومت برطانیہ کے لئے بھی جھنڈے تیار کرتی رہی ہے۔ نیز معلوم ہوا ہے کہ اس فرم نے انڈین یونین کے جھنڈے بھی تیار کئے ہیں۔ (اسٹار)

مطالبہ پٹھانستان نئی شکل میں

کراچی ۱۵ مارچ - سرحد اسمبلی کے رکن و پاکستان دستور ساز اسمبلی کے ممبر سردار بہادر خاں نے اسٹار کے نمائندے کو بیان دیتے ہوئے آل پاکستان پیپلز پارٹی کے قیام کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ انہوں نے کہا اس کا مقصد سوائے اس کے کچھ نہیں کہ مسلمانوں کے اتحاد کو خاک میں ملا کر پاکستان کی بنیادوں کو کمزور کیا جائے۔ اس میں وہ لوگ شامل ہیں جو اول دن سے پاکستان کے مخالف رہے ہیں۔ تقسیم برعظیم کے خلاف انہوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور اب بھی اپنے سابقہ رویہ پر بدستور قائم ہیں۔ اُن کی امیدوں کے خلاف پاکستان اب ایک حقیقت بن چکا ہے۔ تو اب انکی کوشش یہ ہے کہ اس نئی حکومت کو پنپنے نہ دیا جائے۔ چنانچہ چال یہ چلی جا رہی ہے کہ پاکستان میں آزاد سوشلسٹ جمہوریت کے قیام کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ ایسی حکومت میں قریب قریب ہر صوبہ آزاد ہوتا ہے اور نسبتاً مرکزی حکومت بہت کمزور ہو جاتی ہے۔ گویا پٹھانستان کے مطالبہ کو اب اس نئی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ سردار صاحب نے اس بات پر بہت زور دیا کہ ابھی پانچ سال تک حکومت میں کوئی مخالف پارٹی نہیں ہونی چاہیئے۔ تعمیری نکتہ چینی تو ضروری ہے اور حکومت خود اس کا خیر مقدم کرے گی لیکن علی الزعم مخالفت فی الحال ملت کے مجموعی مفاد کے خلاف ہے۔ (اسٹار)

فلسطین میں منظم جنگ چھڑنے کا امکان

لندن ۱۵ مارچ - "رینالڈس نیوز" کا نامہ نگار مقیم بیت المقدس رقمطراز ہے کہ آئندہ دو ماہ کے اندر اندر فلسطین میں علی الاعلان باقاعدہ جنگ چھڑ جانے کے آثار پیدا ہو گئے ہیں۔ نیز یہ کہ فلسطین کمیشن کے پیش رو دستے نے کمیشن کو مطلع کیا ہے کہ اگر ڈیڑھ مہینے کے اندر اندر بیت المقدس کے درجے کے متعلق فیصلہ کرنے کے لئے گفت و شنید شروع نہ کی گئی تو بین الاقوامی مداخلت سے قبل ہی یہ شہر قتل و غارت اور خونریزی کا مرکز بن جائے گا۔ روز بروز یہودیوں کے خلاف عربوں کی جارحانہ کارروائیاں زور پکڑتی جا رہی ہیں۔ ایک عرب افسر نے نامہ نگار کو بتایا کہ عرب توپخانہ عمل میں آنے کے لئے حکم کا منتظر ہے۔ عرب سپہ سالار فوزی بے قاؤقجی کے پاس فرنچ توپخانہ ہے۔ جس میں چیکوسلواکیہ کے بندوقچی کام کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

ہندوستان اور پاکستان کے متعلق برطانیہ کے ارادے نیک نہیں ہیں

مسئلہ کشمیر کے متعلق روسی پریس کا پراپیگنڈہ

لندن ۱۴ مارچ - "اسٹار" کا سیاسی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ باوثوق حلقوں میں خیال کیا جا رہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے حل کا زیادہ تر انحصار پریذیڈنٹ زیانگ کی ذاتی کوششوں پر ہے۔ اگر ان کی ابتدائی کوششیں کامیاب ہو گئیں تو خیال ہے ڈاکٹر زیانگ ایسے لوگوں کی خدمات حاصل کریں گے جن کی ثالثی پر دونوں فریقوں کو کوئی اعتراض نہ ہو گا۔

اس دوران میں لندن میں موصول ہونیوالی اطلاعات مظہر ہیں کہ روسی پریس برابر کشمیر کی صورت حال کے متعلق واقعات کو توڑ مروڑ کر پیش کر رہا ہے۔ چنانچہ روسی اخبار یہی لکھ رہے ہیں کہ ہندوستان اور پاکستان کے متعلق برطانوی ارادے نیک نہیں ہیں۔ برطانیہ کا ارادہ دونوں مستعمرات کے درمیان مناقشت اور منافرت پھیلا کر اپنے ملوکیت پسندانہ ارادوں کو پورا کرنا ہے۔ لندن کے باوثوق حلقوں میں ان افواہوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے اور امید ظاہر کی جا رہی ہے کہ ہندوستان اور پاکستان میں ذمہ وار لوگ اس پراپیگنڈہ کے فریب میں نہیں آئیں گے۔ (اسٹار)

اکابر اربعہ کی فلسطین کمیٹی کوئی متفقہ فیصلہ نہیں کر سکی!

کمیٹی کا ہر رکن سلامتی کونسل میں علیحدہ علیحدہ رپورٹ پیش کرے گا

لیک سکیس (رائٹرز) ۱۵ مارچ

توقع کی جا رہی ہے کہ اکابرین اربعہ کی فلسطین کمیٹی اپنے آج کے اجلاس کے بعد امن کونسل کو مطلع کر دے گی کہ تقسیم فلسطین کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلہ میں اکابرین اربعہ مشترکہ تجاویز پیش کرنے سے قاصر ہیں کیونکہ وہ کوئی متفقہ فیصلہ کرنے میں ناکام رہے ہیں۔

امریکہ، چین اور فرانس اس بات کے حق میں ہیں کہ اس معاملہ کو پُرامن طریقے سے حل کرنے کے لئے از سرِ نو کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اگر ضرورت پڑے تو تقسیم کی منظور شدہ تجاویز میں مناسب ردّ و بدل سے بھی گریز نہیں کرنا چاہیئے۔

اب خیال یہی ہے کہ چاروں بڑی طاقتوں کے نمائندے امن کونسل کے سامنے علیحدہ علیحدہ رپورٹیں پیش کریں گے۔ اکابرین اربعہ نے اب تک بھی کسی میٹنگ میں فلسطین کے لئے بین الاقوامی فوج تیار کرنے کے مسئلہ پر غور نہیں کیا ہے۔ آج اس کمیٹی کی آخری میٹنگ ہو رہی ہے۔ اس میں عرب ہائر کمیٹی کا نمائندہ عربوں کے نقطۂ نظر کی وضاحت کرے گا۔ تقسیم کی تجاویز منظور ہونے کے بعد یہ پہلا موقع ہے کہ اعراب فلسطین بین الاقوامی مذاکرات میں حصہ لے رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اعراب فلسطین کا نمائندہ آج کے اجلاس میں تقسیم کے اصول کی شدید مخالفت کریگا اور متنبہ کریگا کہ عرب تقسیم کی تجاویز کو ہر ممکن طریق سے ناکام بنانیکی کوشش کرینگے اور وسیع پیمانے پر جنگ سے بھی گریز نہ کریں گے۔

روس عربوں اور یہودیوں سے دوبارہ مشورہ کرنے کے سخت خلاف ہے چنانچہ گزشتہ ہفتہ جب اکابرین اربعہ کی کمیٹی میں یہودی نمائندے نے اپنے نقطۂ نظر کی وضاحت کی تھی تو روسی نمائندے مسٹر گرومیکو نے شرکت سے عمداً گریز کیا تھا۔ اب خیال یہی ہے کہ آج کے اجلاس میں بھی وہ شریک نہیں ہو گا۔

سینا ہر طرف سے محصور ہو چکا ہے

قاہرہ ۱۵ مارچ - وزیر اعظم مصر نقراشی پاشا نے ایک بیان میں کہا کہ سینا کے متعلق جو مفصل اطلاعات موصول ہوئی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے کُلی طور پر محصور کر لیا گیا ہے۔ آپ نے کہا کہ وہاں سے فوجوں کو نکالنے کے لئے دو طیارے وہاں بھیجے گئے تھے مگر فسادات کی افزائش کی وجہ سے وہ اُتر نہ سکے۔ مجبوراً انہیں جدّہ جانا پڑا۔ آپ نے اس خبر کی تصدیق کرنے سے انکار کر دیا کہ ان جہازوں پر آتشباری کی گئی تھی۔ (اے پ)

عرب لیگ کے سیاسی کمیشن کا اہم اجلاس

بغداد ۱۵ مارچ - حکومت عراق کے وزیر خارجہ آج بذریعہ ہوائی جہاز دمشق روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ وہاں عرب لیگ کے سیاسی کمیشن کی ایک اہم میٹنگ میں شریک ہوں گے جو مسئلہ فلسطین پر غور کرنے کیلئے بلائی گئی ہے۔ (رائیٹر)

چلّی کی درخواست منظور کر لی جائیگی

لیک سکیس ۱۵ مارچ - ایک امریکی ترجمان نے کل یہاں اس بات کا انکشاف کیا کہ امریکہ اس بات کی حمایت کرے گا کہ چیکوسلواکیہ کے حالیہ واقعات کی چھان بین کے متعلق چلّی کی درخواست کو ایجنڈے میں شامل کیا جائے۔ عام خیال یہی ہے کہ چلّی کی یہ درخواست کم از کم سات ووٹوں کی حمایت سے ایجنڈے میں شامل کر لیجائیگی۔ یہ معاملہ امن کونسل میں بدھ کے روز زیر بحث آئے گا۔ اس درخواست کی رُو سے روس کیخلاف اس الزام کی چھان بین کی جائے گی کہ چیکوسلواکیہ کے سیاسی انقلاب میں روس کا ہاتھ ہے۔ (رائٹر)

شیلانگ میں آگ کی تباہ کاری

شیلانگ ۱۵ مارچ - آج شیلانگ کے ایک حصہ میں زبردست آگ لگ گئی جس کی وجہ سے لاکھوں روپوں کی عمارات جل کر راکھ کا ڈھیر بن گئیں۔ کوئی اتلافِ جان نہیں ہوا لیکن سینکڑوں خاندان خانماں برباد ہو گئے۔ (اے پ)

دہلی میں چھ اشخاص کی گرفتاری

نئی دہلی ۱۵ مارچ - دہلی پولیس نے صوبہ سرحد کے رہنے والے چھ اشخاص کو گرفتار کیا ہے۔ ان کی گرفتاری ۳ مارچ کو لائڈز بنک میں نو لاکھ تیس ہزار روپے کی چوری کے سلسلہ میں عمل میں لائی گئی ہے۔ آج انہیں عدالت میں پیش کیا گیا مجسٹریٹ نے انہیں دس یوم مزید زیر حراست رکھنے کا حکم دیا (اے پ)

ریاستوں کے بارے میں انڈین یونین کی پالیسی

نئی دہلی ۱۵ مارچ - آج ڈومینین پارلیمنٹ میں وزیر تعمیرات مسٹر گڈگل نے سردار ولبھ بھائی پٹیل کی قائم مقامی میں ریاستوں کے بارے میں ہندوستان یونین کی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے ایک بیان میں بتایا کہ چھوٹی ریاستوں میں چار گروپ ابھی ایسے ہیں جن کے مستقبل کے بارے میں تاحال کوئی یقینی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ ان میں مالوہ کی ۲۳ ریاستیں، بندھیل کھنڈ کی ۳۰ ریاستہائے مشرقی پنجاب اور گجرات کی ریاستیں شامل ہیں۔ نائب وزیر اعظم نے ریاستوں کی وزارت کے سیکرٹری کو اس بات پر مامور کیا ہے کہ وہ ان ریاستوں کے حکمرانوں سے مل کر ریاستی نظام کے مستقبل کے بارے میں گفت و شنید کرے۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ اس ماہ کے اخیر تک ان کے بارے میں کوئی تسلی بخش سمجھوتہ ہو جائیگا۔ آپ نے مزید بتایا ریوا اور بندھیلکھنڈ کی ریاستوں کا ایک یونین میں مدغم ہو جانا قریب قریب یقینی ہے۔

بیان کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا کہ ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء سے قبل چھ سو سے زیادہ ریاستیں موجود تھیں۔ جب ریاستوں کے صوبائی نظام حکومت میں ادغام کی مہم انجام کو پہنچ جائے گی تو ہندوستان میں زیادہ سے زیادہ تیس ریاستیں رہ جائیں گی۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ چھوٹی چھوٹی باقی ریاستیں بھی جلدی ہی باقی دوسری ریاستوں کی پیروی میں یا صوبائی نظام حکومت میں مل جائیں گی یا ریاستی یونین میں شامل ہونیکا فیصلہ کریں گی۔

بڑی ریاستوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا - جن ریاستوں کو اپنی اپنی منفرد حیثیت میں مجلس دستور ساز میں نمائندگی حاصل ہے۔ اُن کے متعلق حکومت وقتاً فوقتاً یہ واضح کرتی رہی ہے کہ انہیں علیحدہ علیحدہ یونٹ شمار کیا جائے گا ان کے متعلق حکومت کی پالیسی قطعی غیر مبہم اور واضح ہے یعنی یہ کہ حکومت ہرگز ان کو صوبائی نظام حکومت میں مدغم ہونے یا ریاستی یونین میں شامل ہونے پر مجبور نہیں کرنا چاہتی - اگر وہ آزاد رہنا چاہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہ ہو گا لیکن اگر ریاستوں کے حکمران یا عوام خود اپنی مرضی سے کسی ملحقہ صوبے میں شامل ہونا چاہیں یا پڑوس کی ریاستوں سے ملکر یونین بنانا چاہیں تو حکومت ہند اسکا خیر مقدم کریگی۔ آپ نے حیدرآباد اور ہندوستان کے تعلقات پر بھی روشنی ڈالی (نامکمل) (اے پ)